عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ

لولاک

ملتان

شمارہ نمبر 2 ☆ جلد 39/7

اپریل 2003ء

صفر المظفر ۱۴۲۴ھ

قرآن وحدیث کی روشنی میں انسان کی کامیابی

جنت کی چار سردار عورتیں

قادیانیوں کی شرانگیزیاں وزیراعظم جمالی صاحب نوٹس لیں

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے حالات وواقعات

قادیانی تقدس کی حقیقت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ماہنامہ لولاک ملتان

شمارہ نمبر 2 ☆ جلد 7/ 39

بانی: مجاہد ختم نبوۃ حضرت مولانا تاج محمود رحمۃ اللہ علیہ

زیر سرپرستی
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد دامت برکاتہم

پیر طریقت حضرت مولانا شاہ نفیس الحسینی مدظلہ العالی

نگران اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نگران: حضرت مولانا اللہ وسایا

چیف ایڈیٹر صاحبزادہ طارق محمود

سب ایڈیٹر حافظ احمد عثمان شاہد ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر رانا محمد طفیل جاوید

منیجر قاری محمد حفیظ اللہ

مجلس منتظمہ

علامہ احمد میاں حمادی	مولانا صاحبزادہ عزیز احمد
مولانا بشیر احمد	حافظ محمد یوسف عثمانی
مولانا محمد اکرم طوفانی	حافظ محمد ثاقب
مولانا خدا بخش شجاع آبادی	مولانا احمد بخش
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی	مولانا مفتی حفیظ الرحمٰن
مولانا محمد نذر عثمانی	مولانا قاضی احسان احمد
مولانا غلام حسین	مولانا محمد طیب فاروقی
مولانا محمد اسحاق ساقی	مولانا محمد قاسم رحمانی
مولانا غلام مصطفیٰ	مولانا عزیز الرحمٰن ثانی
مولانا فقیر اللہ اختر	چوہدری محمد اقبال

بیاد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ○ مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ○ مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھری ○ مناظر اسلام مولانا لال حسین اختر
فاتح قادیان مولانا محمد حیات ○ حضرۃ مولانا محمد یوسف بنوری ○ شیخ الحدیث مولانا مفتی احمد الرحمٰن ○ شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ
حضرۃ مولانا عبدالرحمٰن میانوی ○ حضرۃ مولانا محمد شریف جالندھری ○ حضرۃ مولانا محمد یوسف لدھیانوی ○ حضرۃ مولانا محمد شریف بہاولپوری

رابطہ: دفتر مرکزیہ: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ، ملتان، پاکستان
فون ۵۱۴۱۲۲ - فیکس ۵۴۲۲۷۷

ناشر: صاحبزادہ طارق محمود، مطبع: تشکیل نو پرنٹرز ملتان، مقام اشاعت: جامع مسجد ختم نبوۃ، حضوری باغ روڈ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمتہ الیوم!

امریکہ کا عراق کے مظلوم مسلمانوں پر وحشیانہ حملہ	اداریہ	3
جامعہ الازہر کا تاریخی فتویٰ	ادارہ	4
وزیر اعظم جمالی صاحب نوٹس لیں	ادارہ	5

مقالات ومضامین

حضورﷺ کا شغف نماز	ادارہ	7
حضرت ابو ہریرہؓ	مولانا اللہ وسایا	12
جہاد کے احکام وفضائل	حافظ نذیر احمد	21
انسان کی کامیابی	مفتی محمد عاشق الٰہیؒ	27
بکھرے موتی	مولانا اللہ وسایا	34
حضرت مولانا خلیل احمدؒ کے حالات وواقعات	سید شمشاد حسین	36
عظمت انسان	ساجد مقصود فاروقی	38
قابل لعنت اعمال	مولانا عبد الرحمٰن	40

ردقادیانیت

ڈاکٹر ڈوئی کی موت پر مرزا قادیانی کی پیشگوئی	مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ	42
قادیانی تقدس کی حقیقت	مولانا عبد الکریم مباہلہؒ	49

شخصیات وتاثرات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی خدمات	مولانا محمد اسماعیل	52
میری شاکرہ ماں	غلام محمد نیازی	56

متفرقات

جماعتی سرگرمیاں	ادارہ	58
قافلہ آخرت	ادارہ	62
تبصرہ کتب	ادارہ	63

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کلمۃ الیوم!

امریکہ کا عراق کے مظلوم مسلمانوں پر وحشیانہ حملہ!

قنوت نازلہ کا تمام مساجد میں اہتمام کیا جائے!!!

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل اسلام پر مخالفین و معاندین اسلام کے شدید پریشان کن حالات میں فجر کی نماز میں دوسری رکعت میں رکوع کے بعد قومہ میں قنوت نازلہ پڑھی ہے۔ عراق کے مسلمانوں پر پورے کفر کی یلغار نے ایسی صورت حال پیدا کردی ہے جس سے دنیا بھر کے اہل دل مسلمانوں کو شدید اذیت کا سامنا ہے۔ ان حالات میں تمام آئمہ مساجد سے استدعا ہے کہ وہ اس سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کر کے اپنے مظلوم عراقی ماؤں بہنوں اور بھائیوں کی مدد کے لئے اللہ رب العزت کی ذات اقدس سے رحمت کی بھیک مانگیں۔ امام مسجد بلند آواز سے ان کلمات کو پڑھے۔ سامعین اس پر آمین کہتے رہیں۔ ختم ہونے پر سجدہ میں چلے جائیں۔ قنوت نازلہ یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اهْدِنَا فِيْمَنْ هَدَيْتَ ○ وَعَافِنَا فِيْمَنْ عَافَيْتَ ○ وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ○ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا اَعْطَيْتَ ○ وَقِنَا شَرَّ مَا قَضَيْتَ ○ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ○ اِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ○ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ ○ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ ○ وَلَكَ الْحَمْدُ عَلٰى مَا قَضَيْتَ ○ نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ اِلَيْكَ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ○ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ○ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ○ اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ ○ اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ ○ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ ○ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ ○ يُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَائَكَ ○ وَيَجْحَدُوْنَ آيَاتِكَ ○ وَيَتَعَدُّوْنَ حُدُوْدَكَ ○ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا آخَرَ ○ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ○ اَللّٰهُمَّ زَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ مَزِّقْ جَمْعَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ بَيْنَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِيَارَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ اَهْلِكْ اَمْوَالَهُمْ وَاَوْلَادَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ حَرِّقْ بُيُوْتَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ خُذْهُمْ اَخْذَ عَزِيْزٍ مُّقْتَدِرٍ ○ وَاَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ ○ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ آمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ ○

جامعہ الازہر کا تاریخی فتویٰ!!

عالم اسلام کی مایہ ناز دینی درسگاہ جامعہ الازہر مصر نے عراق کے خلاف ممکنہ امریکی حملہ اور مسلمانوں پر مسلط شدہ جنگ کے پیش نظر غیر یقینی صورت حال میں جو فتویٰ دیا ہے اسے عالم اسلام میں قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ الازہر یونیورسٹی کو عالم اسلام کی عظیم دینی درسگاہ ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ موجودہ مخصوص حالات کے تناظر میں جامعہ الازہر کا فتویٰ غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے۔ فتویٰ کے متن میں کہا گیا ہے کہ اسلامی قوانین کے مطابق جب دشمن کسی بھی مسلم ریاست کے خلاف جارحیت کا مرتکب ہو تو ایسے حالات میں ہر مسلمان مرد، عورت پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ یہ فتویٰ دیر آید درست آید کا مصداق ہے۔ جب امریکہ نے افغانستان میں جارحیت کا ارتکاب کیا تھا بے گناہ افغانیوں کو خاک و خون میں تڑپایا گیا۔ ساٹھ ہزار افغانیوں کو موت کے گھاٹ اتارا گیا۔ یہ فتویٰ اس وقت آنا چاہئے تھا۔ افغانستان کے بعد عراق پر ممکنہ امریکی حملہ اور بلا جواز مداخلت کے بعد امریکی جارحیت کے تیور دیکھ کر جامعہ الازہر کا فتویٰ کل دنیا کے مسلمانوں کے لئے امید افزا ہے۔ جامعہ الازہر کا یہ تاریخی فتویٰ اس لحاظ سے بھی غیر معمولی اہمیت کا حامل ہے کہ مصر حکومت پوری طرح امریکہ کی حاشیہ بردار ہے۔ اس لحاظ سے الازہر یونیورسٹی مبارک باد کی مستحق ہے کہ جامعہ کے ماہرین اور رہنماؤں نے مصری حکومت کی ناراضگی کو بالائے طاق رکھ کر دینی نکتہ نگاہ سے فتویٰ جاری کر کے اپنا حق منصبی ادا کیا ہے۔

یہ فتویٰ ان حالات میں دیا گیا ہے جب عراق پر جنگ کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ افغانستان کو نگل کر اور عراق کو تہ تیغ کرنے کے بعد دیگر اسلامی ملکوں کو نشانہ ستم بنایا جا سکتا ہے۔ اس وقت پوری دنیا مضطرب ہے۔ عالم اسلام کے مسلمان پریشان ہیں۔ موجودہ صورت حال میں عرب اور مسلم برادری کو ایک نئی صلیبی جنگ کا سامنا ہے۔ جس کا انہیں اب احساس ہونے لگا ہے۔ یہ سب کچھ جاننے کے باوجود عالم اسلام بے حسی اور سرد مہری کا شکار ہے۔ مسلم آئمہ کو مشترکہ طور پر دشمن سے خطرات لاحق ہیں۔ عراق پر ممکنہ امریکی حملہ کے خلاف جب دنیا بھر کے عوام نے خالصتاً انسانی بنیادوں پر امریکی جارحیت اور عزائم کے خلاف مظاہروں کا سلسلہ شروع کیا تو بہت سے تجزیہ نگاروں کا یہ کہنا تھا کہ جنگ کے خلاف غیر مسلموں کے مظاہروں سے عراق پر حملہ تہذیبوں یا مذہب کے خلاف جنگ نہیں رہی۔ ان کا یہ خیال غلط ثابت ہوا۔ ایک چھوٹا اور معمولی سا ملک ہونے کے ناطے شمالی کوریا کے خلاف امریکہ نے ابھی تک کوئی سا قدم نہیں اٹھایا۔ امریکی صدر بش نے سر آغاز کروسیڈ کی اصطلاح استعمال کر کے مسلمانوں کو اپنے حقیقی عزائم

جامعہ الازہر کے فتویٰ کے بعد اب ضرورت اس امر کی ہے کہ عالم اسلام کی دیگر دینی درس گاہوں کی طرف سے فتویٰ کی تائید وحمایت میں فتوے آنے چاہئیں۔ جامعہ الازہر کے فتویٰ کی حیثیت دینی اور شرعی ہے۔ اس فتویٰ کے بعد تمام عالم اسلام کے مسلمانوں پر جہاد فرض ہوگیا ہے۔ مسلمانوں کی بقاء اس میں ہے۔ جہاد کا مطلب جارحیت نہیں ....دفاع ہے اور یہ دنیا بھر کے مسلمانوں کا حق ہے.......... عالم اسلام کو چاہئے کہ جامعہ الازہر کے فتویٰ کی روشنی میں دشمن کے خلاف آپس میں اتحاد واتفاق' اخوت ویکجہتی کے جذبہ کو فروغ دیا جائے۔ اتحاد کے بغیر جہاد ممکن نہیں۔ مسلم حکمران اپنی روش بدلیں۔ ضروری نہیں کہ جہاد صرف تلوار یا اسلحہ سے کیا جائے۔ اس وقت دشمن کو اپنی اکائی طاقت کا احساس دلانے کے لئے ضروری ہے کہ اس کی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ 57 اسلامی ممالک مل کر نہ صرف مصنوعات کے بائیکاٹ کی تحریک کو کامیاب بنائیں بلکہ ہر قسم کے تجارتی' سفارتی اور ثقافتی روابط کو بھی ختم کردیں تو اس سے بڑا جہاد اور کوئی نہیں ہوگا۔ دشمن کو اقتصادی معاشی اور اخلاقی طور پر ضرب لگانے کی ضرورت ہے۔ جامعہ الازہر نے اپنا حق ادا کیا ہے۔ عالم اسلام کے مسلمانوں کے لئے جامعہ کا فتویٰ حوصلہ مندی کا باعث ہوگا۔ انشاء اللہ!

وزیراعظم جمالی صاحب نوٹس لیں!

اخباری اطلاعات کے مطابق ملک کے مختلف حصوں سے قادیانیوں کی دہشت گردی' دیدہ دلیری کے واقعات کی خبریں آرہی ہیں۔ گزشتہ دنوں کنری (سندھ) میں قادیانیوں نے ایک نوجوان مسلمان کو کلہاڑی کے پے درپے وار کرکے موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کی۔ واردات کے بعد شہر میں اشتعال پھیل گیا۔ مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرہ کیا اور دھرنا دیا۔ چوک اعظم میں تین قادیانی بھائیوں نے ایک معذور مسلمان لڑکی کو گن پوائنٹ پر گھر سے اغوا کیا۔ چادر اور چاردیواری کے تقدس کو پامال کیا گیا۔ علاقے بھر میں مسلمانوں میں غم وغصہ کی لہر پھیل گئی۔ اسی طرح پنجاب کے مختلف دیہات سے بھی قادیانیوں کی غنڈہ گردی کی خبریں مل رہی ہیں۔ کچھ مدت پہلے تخت ہزارہ کا خونی واقعہ رونما ہوا۔ فیصل آباد میں ایک مسلمان جوان کو شدید زدوکوب کیا گیا۔ اس کا قصور محض یہ تھا کہ وہ قادیانیوں کی تبلیغی سرگرمیوں کا نوٹس لیتا اور مسلمانوں کو ان کے حقیقی عقائد سے آگاہ کرتا تھا۔ جڑانوالہ کے نواحی دیہات میں قادیانیوں نے فائرنگ کرکے مسلمانوں کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ قادیانی جماعت ایک مدت سے منصوبے کے تحت دہشت گردی پھیلا رہی ہے۔

قادیانی جماعت کو شرف حکومت سے توقع تھی کہ وہ تاریخی آئینی ترمیم کالعدم قرار دے دے گی۔ جس میں

انہیں مسلمانوں سے الگ امت اور قوم قرار دے کر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا تھا۔ جب قادیانی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوئے تو انہوں نے مشرف حکومت کو ناکام بنانے کے لئے ملک بھر میں لا اینڈ آرڈر کا مسئلہ گھڑنے کی ناپاک کوشش کی۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہوا اس مقصد میں ناکام رہے۔ قادیانی جماعت ایک دفعہ پھر غلط فہمی کا شکار ہے۔ جمہوری حکومت کے قیام کے بعد............ اب قادیانی جماعت جمالی حکومت کو بلیک میل کرنا چاہتی ہے۔ ہمارے قومی معاملات میں امریکی مداخلت کے باعث قادیانی اس زعم میں مبتلا ہیں کہ وہ کسی نہ کسی طرح آئینی ترمیم کو ختم کروانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ محض ان کا حسن ظن ہے۔

ایں خیال است ومحال است وجنوں

جمالی حکومت کو قادیانیوں کے مکروہ عزائم سے باخبر رہنا چاہئے۔ ہم وزیراعظم جمالی صاحب سے استدعا کریں گے کہ وہ قادیانیوں کے بارے میں قطعاً نرم گوشہ پیدا نہ کریں۔ قادیانی جماعت انہیں شیشہ میں اتارنے کی کوشش کرے گی۔ قادیانی جماعت نے برسر اقتدار آنے والی حکومت کو امریکی مراعات کے حوالے سے اپنے جال میں پھنسانے کی کوشش کی ہے۔ جمالی صاحب! خبردار رہیں۔ وہ ایک پکے مسلمان اور سچے پاکستانی ہیں۔ ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ یقیناً قادیانیوں کے عقائد و عزائم سے آگاہ ہوں گے۔ ان کی شرعی، مذہبی اور قانونی حیثیت سے متعارف ہوں گے۔ ایک مسلمان وزیراعظم کی حیثیت سے اس معاملہ میں لچک پیدا نہ کریں۔ اس میں ملک اور قوم دونوں کا مفاد وابستہ ہے۔

بقیہ: حضرت لدھیانویؒ

یوسف لدھیانوی شہیدؒ کا جسد مبارک اتارا گیا۔ نماز جنازہ امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نے اپنے نائب کی نماز جنازہ خود پڑھائی اور پھر اسی طرح دوبارہ آپ کے جسد خاکی کو ٹرک پر رکھ کر آخری قیام گاہ کی طرف روانہ کیا۔

ایشیاء کی تاریخ کا بڑا جنازہ: ایشاء کی تاریخ میں اتنا بڑا جنازہ آج تک نہیں ہوا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا کہ عنداللہ مقبولیت کا اندازہ ہمارے جنازوں سے ہوگا۔ واقعی حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کا اتنا بڑا جنازہ آپ کی مقبولیت عنداللہ کی دلیل ہے۔ جہاں لاکھوں انسانوں کے علاوہ لاکھوں فرشتوں نے بھی شرکت کی ہوگی۔ بہرحال جنازہ ٹھاٹھیں مارتے جلوس کی شکل میں مسجد خاتم النبیین یوسف آفس کالونی پہنچا اور ساڑھے بارہ بجے سپرد خاک کیا گیا۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

ادارہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شغف نماز

۱.......... حضرت مطرف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ نماز میں ہیں اور آپ ﷺ پر گریہ طاری ہے اور سینہ میں گرمی کی وجہ سے ایسی آواز تھی کہ گویا چکی چل رہی ہے۔(ابوداؤد)

۲.......... حضرت عبداللہ بن شخیر کی روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایسے وقت حاضر ہوا کہ آپ ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور آپ کے سینہ میں گرمی کی وجہ سے ایسی آواز تھی جیسے ہانڈی جوش مارتی ہو۔(ترمذی)

۳.......... حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے، کہ خاتم الانبیاء سرکار دو عالم ﷺ رات کو نماز کے لئے اٹھتے تھے اور اتنی دیر نماز پڑھتے تھے کہ آپ ﷺ کے دونوں پاؤں ورم کر جاتے تھے۔ اس کیفیت کو دیکھ کر آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی کہ حضور اتنی تکلیف ومشقت اٹھاتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔(ترمذی)

۴.......... یزید بن اسود کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے حضور ﷺ کی نماز کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رات کے پہلے حصہ میں حضور ﷺ خواب استراحت فرماتے پھر اٹھ جاتے جب سحر ہو جاتی تو وتر پڑھتے۔(ترمذی)

۵.......... حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ ایک رات اپنی خالہ ام المومنین حضرت میمونہؓ کے یہاں سویا۔ کم وبیش جب آدھی رات ہوئی تو حضور ﷺ اٹھ گئے اور سورہ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھیں۔ پھر ایک لٹکی ہوئی مشک سے آپ ﷺ نے اچھی طرح وضو فرمایا۔ پھر دو دو رکعت کر کے بارہ رکعتیں پڑھیں۔ پھر آپ ﷺ نے وتر پڑھے۔(ترمذی)

۶.......... حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رات کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی جب آپ ﷺ نماز میں داخل ہوئے تو فرمایا اللہ اکبر ذوالملکوت والجبروت والکبریاء والعظمۃ پھر سورہ بقر

آپ ﷺ نے پڑھی۔ پھر رکوع کیا اور رکوع تقریباً قیام کے برابر تھا۔ پھر جب رکوع سے سر اٹھا کر قیام فرمایا تو یہ قیام تقریباً رکوع کے برابر تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ فرمایا اور یہ سجدہ رکوع کے قیام کے برابر تھا۔ پھر دونوں سجدوں کے درمیان اتنی دیر بیٹھے جو تقریباً سجدہ کے برابر تھا۔ بالآخر رات کی نماز میں آپ ﷺ نے سورہ بقرہ، آل عمران، مائدہ یا انعام پڑھی۔ (ترمذی شریف)

۷............ بعض دفعہ غلبہ استغراق میں یہ عالم ہوتا تھا کہ حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ ایک رات کو نماز پڑھنے کے لئے آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو پوری رات ایک ہی آیت میں گزار دی۔

حضرت ابوذرؓ کی روایت میں اس کی تھوڑی سی تفصیل ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو ایک ہی آیت میں پوری رات گزار دی۔ یہاں تک کہ صبح ہوگئی۔ اسی آیت کو قیام میں بھی۔ رکوع میں بھی اور سجدہ میں بھی پڑھتے تھے۔ لوگوں نے حضرت ابوذرؓ سے پوچھا کہ وہ کونسی آیت تھی۔ حضرت ابوذرؓ نے بتایا کہ وہ آیت یہ تھی: ''ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفرلهم فانك انت العزيز الحكيم۰ ''(ترمذی)

۸............ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کبھی بیٹھ کر بھی نفل نماز پڑھتے تھے اور نشست ہی کی حالت میں قرات فرماتے تھے۔ جب تیس چالیس آیتوں کے انداز پڑھنا باقی رہتا تو کھڑے ہو جاتے اور کھڑے ہو کر قرات فرماتے۔ پھر رکوع کرتے۔ پھر سجدہ کرتے۔ پھر اسی طرح دوسری رکعت بھی پڑھتے۔ (ترمذی)

۹............ ام المومنین حضرت حفصہؓ کی روایت ہے کہ رحمت دو جہاں حضور نبی کریم ﷺ نفل نماز بیٹھ کر پڑھتے اور پوری سورت ترتیل سے پڑھتے۔ نتیجہ یہ ہوتا کہ ترتیل کی وجہ سے یہ سورت اطول سورت سے بھی اطول ہو جاتی۔ (ترمذی)

۱۰............ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ کا بیان ہے کہ ایک رات حضور ﷺ نہایت گھبرائے اٹھے اور فرمایا ہر طرح کی پاکی خدا کو ہے۔ آج کی رات کیا کچھ خزینہ الٰہی کا نزول ہوا ہے اور کس قدر فتنوں کی بارش ہوئی ہے۔ ان حجرہ والیوں (یعنی ازواج مطہرات) کو تہجد کی نماز کے لئے کون جگائے؟۔ (بخاری)

۱۱............ حضور ﷺ جب نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے تو آپ ﷺ پر خصوصی کیفیت طاری ہو جاتی تھی۔ کبھی عالم ملکوت کے مشاہدہ ہو کر سامنے آجاتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ حضور ﷺ خسوف کی

نماز پڑھ رہے تھے۔ تو صحابہ کرامؓ نے دیکھا کہ آپ ﷺ نماز میں کسی چیز کے لینے کا ارادہ فرما رہے ہیں۔ پھر دیکھا کہ آپ ﷺ پیچھے ہٹ آئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو چاہا کہ انگور کے کچھ خوشے لے لوں۔ اگر میں لیتا تو تم رہتی دنیا تک کھاتے رہتے اور میں نے دوزخ کو دیکھا اور آج کے دن تک اتنا برا منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ (مسلم و بخاری)

۱۲............ ایک دفعہ آپ ﷺ نماز میں مشغول تھے کہ جنوں میں سے ایک عفریت جن آپ ﷺ کے سامنے آیا کہ نماز میں خلل ڈالے۔ آپ ﷺ نے چاہا کہ اس کو پکڑ کر مسجد کے ستون سے باندھ دیں۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس دعا کے پیش نظر آپ ﷺ نے چھوڑ دیا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ میری طرح ہمہ گیر حکومت کسی دوسرے کو نوازش نہ ہو۔ میں نے اس کو چھوڑ دیا۔ اگر اس کو باندھ دیتا تو تم بھی دیکھتے اور تمہارے بچے بھی اس سے کھیلتے۔ (بخاری و مسلم)

۱۳............ حضور ﷺ چونکہ بالکل توجہ الی اللہ اور فراغ قلب کے ساتھ نماز ادا فرماتے تھے۔ اس لئے کسی ایسی چیز کو نماز کی حالت میں پسند نہیں فرماتے تھے جو فراغ قلب اور توجہ الی اللہ کے منافی ہو۔

حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ ابوجہم بن خدیفہؓ نے ایک شامی چادر ہدیہ میں پیش کی۔ اس کے کنارے پر کچھ نقش تھا۔ حضور ﷺ اسکو اوڑھ کر نماز کے لئے تشریف لے آئے۔ جب نماز پڑھ کر واپس ہوئے تو حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اس چادر کو واپس کر دو۔ میری نگاہ اس کے نقش پر پڑی۔ بہت ممکن ہے کہ یہ مجھ کو فتنوں میں مبتلا کر دیتی۔ یعنی فراغ قلب جاتا رہتا اور توجہ الی اللہ باقی نہیں رہتی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس کے بدلے انبجانیہ چادر ابوجہم سے منگوائی۔ (مؤطا امام مالکؒ)

۱۴............ اسی طرح ایک دفعہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے سامنے دیوار پر ایک منقش پردہ لٹکا دیا تھا۔ آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو نگاہ اس پر پڑی۔ آپ ﷺ کے فراغ قلب اور یکسوئی پر یہ بار ہوگیا۔ نماز پڑھ کر فوراً اتروا دیا۔ (بخاری و مسلم)

۱۵............ صحیحین کی روایت ہے کہ ریشمی قسم کے کپڑے کا قباء کسی نے ہدیہ پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس کو پہن کر نماز پڑھی۔ نماز کے بعد فوراً آپ ﷺ نے کراہیت کے ساتھ اس کو اتار دیا اور فرمایا یہ کپڑا متقیوں کے لئے نہیں ہے۔ مقصد یہ ہے کہ زیادہ نرم کپڑا بھی آپ ﷺ نے نماز کی حالت میں ناپسند فرمایا اور دربار الٰہی کے لئے سزاوار نہیں سمجھا۔ (بخاری و مسلم)

۱۶...... نماز کے ساتھ آپ ﷺ کے شغف کا یہ حال تھا کہ جب طبیعت گرامی میں کسی طرح کا اضمحلال رونما ہوتا تو حضرت بلالؓ سے فرماتے: ’’ارحنا یا بلال بالصلوٰۃ ۔ ‘‘بلال ہم کو نماز سے راحت پہنچاؤ۔ (شرح سفر السعادت)

۱۷...... آپ ﷺ کی نماز چونکہ مشاہدہ حق کی جلوہ گاہ تھی۔ آپ ﷺ فرماتے: ’’قرۃ عینی فی الصلوٰۃ ۔ ‘‘میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ نے نہایت لطیف بات اس حدیث کے ذیل میں لکھی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ:

نہ گفت الصلوٰۃ اشارت کرباں کہ سرور وآرام دہ

بمشاہدہ حق ست کہ بحکم کانک تراہ نماز اورا حاصل ست

’’نہ بنفس نماز یا ثواب او‘‘

۱۸...... مشاہدہ حق کی وجہ سے گرچہ فراغ قلب کے ساتھ حضور نبی کریم ﷺ نماز ادا کرتے تھے اور غرض کو خاطر مبارک میں نہیں لاتے تھے۔ مگر حضور نبی کریم ﷺ کا قلب منور چونکہ آئینہ تھا۔ تو صحابہ کرامؓ کے رکوع وسجود اور قیام وقعود سے پوری طرح باخبر رہتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے رکوع اور سجود صحیح طور پر پورے آداب کے ساتھ ادا کیا کرو۔ خدا کی قسم میں اپنے پیچھے کی چیز کو دیکھتا ہوں۔ یعنی میرے پس پشت جو کچھ تم کرتے ہو میں اس کو جانتا ہوں۔ (بخاری ومسلم)

۱۹...... رات کی نماز میں انابت الی اللہ اور ربودگی کا یہ عالم ہوتا تھا کہ قرآن کریم کی تلاوت میں جہاں اللہ رب العزت کی عظمت وکبریائی کا ذکر آتا پناہ مانگنے لگتے اور جہاں خداوند تعالیٰ کے رحم وکرم کا ذکر آتا خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگتے۔ (مسند احمد بن حنبل ص۹۳ ج۲)

۲۰...... حضور نبی کریم ﷺ کی نماز میں خشوع وخضوع کی کیا کیفیت ہوتی ہوگی۔ اس کیفیت کا اندازہ بھی آج کل مشکل ہے۔ حضور ﷺ کا نظریہ ہی نماز کے متعلق یہ تھا کہ نماز سراسر بالکلیہ خشوع وخضوع ہی کا نام ہے۔ فضل بن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز دو دو رکعت کر کے ہے اور ہر دوسری رکعت میں تشہد ہے۔ خشوع وخضوع ہے۔ عاجزی اور مسکنت ہے اور ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے اور جس نے ایسا نہیں کیا اس نے اپنی نماز میں نقصان وکمی کی۔ (ترمذی)

۲۱...... حضور ﷺ کی نماز کی کیفیت کا اندازہ کس لگن اور قلبی تعلق سے پڑھی جاتی ہوگی یہ تو ہم عاصیوں

کے قیاس ووہم سے بھی بالاتر ہے۔اس کی اہمیت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ ایک صحابی نے حضورﷺ سے عرض کیا یارسول اللہﷺ مجھے کچھ ہدایت فرمائیے۔ارشادفرمایا جب تم نماز کے لئے کھڑے ہوتو تمہاری نماز ایسی ہونی چاہئے کہ یہ معلوم ہو کہ تم اسی وقت مر رہے ہواور دنیا کو چھوڑ رہے ہو۔(مسند احمد)

۲۲............نماز کے ساتھ حضور نبی کریمﷺ کے تعلق کا یہ حال تھا کہ اگر کہیں سواری پر تشریف لے جاتے تو سواری پر ہی نفل نماز شروع کر دیتے۔حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ اکثر نفل نماز سواری پر پڑھتے تھے۔چاہے سواری قبلہ کی طرف جاتی ہو یا غیر قبلہ کی جانب جاتی ہو۔ہاں جب فرض پڑھتے تو سواری سے اتر کر پڑھتے اور استقبال قبلہ کے ساتھ۔(کنزالعمال)

۲۳............حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رات کو میں رسول اللہﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔آپﷺ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔میں بھی آپﷺ کے پیچھے کھڑا ہوگیا اور آپﷺ کو اس کی اطلاع نہیں۔آپﷺ نے سورۃ بقرہ شروع فرمائی۔میں نے دل میں کہا کہ سو آیتوں پر حضورﷺ رکوع فرمائیں گے۔مگر سو آیتیں بھی آپﷺ نے پڑھ لیں لیکن رکوع نہیں کیا تو میں نے کہا کہ دوسو آیتوں پر حضورﷺ رکوع فرمائیں گے۔مگر دوسو آیتوں پر بھی آپﷺ نے رکوع نہیں فرمایا۔تو میں نے کہا کہ سورہ بقرہ کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔لیکن اس مرتبہ بھی رکوع نہیں فرمایا۔پھر آل عمران شروع فرمادی۔میں نے کہا کہ اس کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔مگر اس کے ختم پر بھی رکوع نہیں فرمایا۔پھر سورہ نساء شروع فرمادی۔تو میں نے کہا کہ اس کے ختم پر رکوع فرمائیں گے۔چنانچہ جب آپﷺ نے سورہ نساء ختم فرمائی تو رکوع فرمایا۔تو سبحان ربی الاعلی فرمایا اور کچھ اور بھی پڑھا جس کو میں سمجھ نہ سکا۔پھر دوسری رکعت میں سورۃ انعام شروع فرمادی۔(کنزالعمال ملخصا)

۲۴............ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضورﷺ نے کبھی تہجد کی نماز کو کسی حالت میں ترک نہیں فرمایا۔جب کبھی بیمار ہوجاتے یا کسلمند ہوجاتے تو بیٹھ کر تہجد کی نماز پڑھتے۔(کنزالعمال)

۲۵............حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ تہجد کی نماز میں حضور نبی اکرمﷺ کی قرأت کی حالت مختلف ہوتی تھی۔کبھی آواز بلند ہوجاتی اور کبھی آواز پست رہتی۔(کنزالعمال)

۲۶............حضرت علیؓ کی روایت ہے کہ غزوہ بدر میں سوا رسول اللہﷺ کے رات کو ہر شخص سو رہا تھا۔مگر حضورﷺ ایک درخت کے نیچے رات بھر نماز پڑھتے رہے اور روتے رہے۔یہاں تک صبح کردی۔(یعنی جنگ کی حالت میں بھی آپﷺ تہجد ترک نہیں فرماتے تھے۔ابن خزیمہ)

بقیہ: صفحہ 37 پر

مولانا اللہ وسایا

جناب سیدنا حضرت ابوہریرہؓ

نام ‘قبیلہ ‘وطن : حضرت ابوہریرہؓ قبیلہ دوس سے تھے۔ وطن یمن تھا۔ عرب میں کنیت کا بہت رواج تھا۔ فلاں کا باپ ‘فلاں کی بیٹی ‘ فلاں کا بیٹا ‘فلاں کی ماں ‘کہتے تھے۔ کنیت نے اتنی وسعت اختیار کی کہ نابالغ بچے کی کنیت رکھ دی جاتی تھی۔ بسا اوقات اصل نام پر کنیت کا ایسا غلبہ ہو جاتا کہ اصل نام کا جاننے والا سوائے کسی قریبی تعلق والے کے کوئی نہ ہوتا۔ یہی حال حضرت ابوہریرہؓ کے نام کا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے الاصابہ فی تمیز الصحابہ میں آپ کے نام کے متعلق بیس اقوال درج کئے اور آپ کے والد کے نام میں پندرہ اقوال درج کئے۔ راجح قول وہ ہے جو محدث حاکم نے نقل کیا کہ آپ کا نام عبدالرحمٰن بن صخر معلوم ہوتا ہے۔ کنیت کا سلسلہ عرب میں اتنا بڑھا ہوا تھا کہ بسا اوقات ماں باپ کی جگہ دوسری چیزوں کو مضاف الیہ بنا کر بھی کنیت رکھ دیتے تھے۔ جیسے ابو تراب (مٹی والا) ابوہریرہ (بلی والا)

الاصابہ میں ترمذی کے حوالہ سے مذکور ہے کہ عبیداللہ بن رافع نے حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا کہ آپ کی ابوہریرہؓ کنیت کیوں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میری ایک چھوٹی سی بلی تھی۔ رات کو درخت پر بیٹھا دیتا۔ دن کو بکریاں چراتا تو وہ ساتھ رہتی تھی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ ایک دن میں اپنی آستین میں چھوٹی بلی کو چھپائے جا رہا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ بلی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا! یا ابا ہریرہؓ (اے بلی والے) اس کو لکھ کر استیعاب میں ہے :" وهذا اشبه عندی ان یکون لنبی ﷺ کناه بذالك "(میرے نزدیک زیادہ صحیح یہی ہے کہ آپ ﷺ نے ان کی کنیت مقرر فرمائی تھی)

دربار رسالتؐ میں حاضری

ے ہجری میں اپنے وطن یمن سے مدینہ منورہ حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ اس وقت فتح خیبر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ ابوہریرہؓ خیبر میں آپ ﷺ سے جا کر ملے۔ اس وقت ابوہریرہؓ کی عمر تیس سال سے زیادہ تھی۔ خیبر میں اسلام قبول کیا۔ غزوہ خیبر میں شرکت کی۔ یوں چار سال آپ ﷺ کی خدمت میں برابر حاضر باش

رہے۔ یمن سے سفر کے دوران میں ابوہریرہؓ کا غلام گم ہوگیا تھا۔ خیبر میں آپ نے اسلام قبول کیا تو اچانک وہ غلام سامنے آگیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تمہارا غلام ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: ''ھو حر لوجه اللّٰہ۔'' میں نے اللہ تعالیٰ کے لئے اس کو آزاد کر دیا۔

والدین: حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں یتیمی میں پلا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی پیدائش سے قبل والد صاحب کا انتقال ہوگیا تھا۔ والدہ یمن سے کب مدینہ منورہ تشریف لائیں یہ تو معلوم نہ ہوسکا۔ البتہ یہ یقینی ہے کہ والدہ آپ کے ساتھ مسلمان نہ ہوئیں بلکہ آپ کی تبلیغ سے بعد میں اسلام لائیں۔ چنانچہ خود فرماتے ہیں کہ میری والدہ مشرکہ تھیں۔ ایک دن آنحضرت ﷺ کے متعلق والدہ نے نازیبا کلمات کہہ دیئے۔ میرا کلیجہ شق ہوگیا۔ فوراً زخمی دل اور بوجھل قدموں سے روتا ہوا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور والدہ کے ایمان کے لئے درخواست کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اللھم اھد ام ابا ہریرۃ۔'' یا اللہ ابوہریرہؓ کی والدہ کو ہدایت دے دے۔ حضرت ابوہریرہؓ یہ دعا سنتے ہی قبولیت کے یقین کے ساتھ گھر کو پلٹے۔ دروازہ بند تھا۔ آہٹ پاکر والدہ نے گھر سے آواز دی ابوہریرہؓ باہر رکے رہو۔ فرماتے ہیں کہ میں نے پانی کی آواز سے اندازہ کیا کہ والدہ غسل کر رہی ہیں۔ غسل کر کے کپڑے بدلے جلدی میں سر پر دوپٹہ بھی نہ کیا اور دروازہ کھول دیا اور مجھے دیکھتے ہی بول اٹھیں: '' اشھد ان لااله الا اللّٰه واشھد ان محمد عبدہ ورسولہ۔'' میں پھر الٹے پاؤں خوشی سے روتا ہوا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے واقعہ سنا۔ اللہ تعالیٰ کی حمد فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔ میں نے عرض کی کہ آپ ﷺ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری اور میری والدہ کی محبت مسلمانوں کے دلوں میں ڈال دیں۔ تذکرۃ الحفاظ میں آپ ﷺ کی دعا کے یہ الفاظ منقول ہیں: ''اللھم حبب عبدک ھذا وامه الیٰ عبادک المومنین وحببھم الیھما۔'' (اے اللہ اپنے اس بندہ (ابوہریرہؓ) اور اس کی والدہ کو اپنے مومن بندوں کا محبوب بنادے اور مومنین کو ان دونوں کا محبوب بنادے۔)

چنانچہ اس دعا کے باعث حضرت ابوہریرہؓ یقین کے ساتھ فرماتے تھے کہ جو بھی مومن آدمی میرا ذکر سنے گا مجھے دیکھے گا ضرور مجھ سے محبت کرے گا۔ درحقیقت اسی دعا کا نتیجہ وثمرہ ہے کہ تمام مسلمانوں کے دلوں میں ابوہریرہؓ کی محبت وعظمت ہے۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے ایک دن حضرت ابوہریرہؓ سے آپ ﷺ کی ملاقات ہوگئی۔ آپ ﷺ نے

ابوہریرہؓ کو ساتھ لے لیا۔ ایک مجلس میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوہریرہؓ موقعہ پاکر وہاں سے کھسک گئے۔ گھر جاکر غسل کیا۔ واپس دربار نبوت میں حاضر ہوئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہاں گئے تھے۔ ابوہریرہؓ نے عرض کی مجھے ضروری غسل کرنا تھا۔ اچانک آپ ﷺ سے ملاقات ہوگئی۔ مجھے حیا مانع ہوئی کہ غسل کے بغیر آپ ﷺ کے ہاں حاضر رہوں۔ اس لئے غسل کرکے آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”سبحان اللہ ان المومن لا ینجس۔“ سبحان اللہ! مومن (ایسا) ناپاک نہیں ہوتا (کہ کسی کے پاس اٹھنا بیٹھنا بولنا بات تک کرنا منع ہوجائے۔)

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضرباشی

سیدنا ابوہریرہؓ اسلام قبول کرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ہمیشہ حاضرباش رہے۔

چنانچہ استیعاب میں ہے ابوہریرہؓ غزوہ خیبر میں مسلمان ہوئے۔ اس غزوہ میں آپؐ کے ساتھ شریک رہے۔ پھر تحصیل علم کی رغبت میں آپ ﷺ کے ہمیشہ ساتھ رہے۔ اور جہاں آپؐ تشریف لے جاتے یہ بھی آپؐ کے ساتھ پھرتے۔ اصابہ میں ہے: ”میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپؐ کی وفات تک برابر آپؐ کے گھروں میں ساتھ جاتا تھا۔ آپؐ کی خدمت کرتا تھا۔ آپؐ کے ساتھ جہاد وحج میں شریک ہوتا تھا۔ اس وجہ سے سب سے زیادہ حدیث نبوی کا عالم ہوں۔“ چنانچہ سیدنا فاروق اعظمؓ حضرت طلحہ بن عبیدہؓ حضرت ابن عمرؓ جیسے اجل صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ابوہریرہؓ سب سے زیادہ حدیث نبویؐ کے عالم تھے۔

آنحضرت ﷺ کی طرف سے سند

سیدنا ابوہریرہؓ نے ایک بار آپ ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ آپؐ کی شفاعت کا کون حق دار ہوگا؟۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں چونکہ باتیں یاد کرنے کا حرص ہے۔ اس لئے میں نے سمجھ لیا تھا کہ اس بات کو تم سے قبل کوئی دریافت نہ کرے گا۔ (یہ آپؐ کی طرف سے سیدنا ابوہریرہؓ کے لئے حدیث رسولؐ کے جاننے کے شائق ہونے کی سند ہے۔) اس کے بعد آپؐ نے فرمایا کہ میری شفاعت کا سب سے زیادہ مستحق وہی ہوگا جو سچے دل سے لا الہ الا اللہ پڑھ لے۔ (بخاری)

آنحضرت ﷺ کی جدائی میں بے قراری اور اس پر انعام

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم (صحابہؓ) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضرت

ابوبکرؓ و حضرت عمرؓ بھی تھے۔ اتنے میں آپؐ اٹھ کر اچانک چل دیئے۔ ہم نے انتظار کیا۔ مگر خاصی دیر تک آپؐ تشریف نہ لائے تو ہمیں تشویش ہوئی کہ کہیں کسی دشمن نے کوئی تعرض نہ کیا ہو۔ کوئی واقعہ نہ پیش آگیا ہو۔ اس فکر میں ہم پریشان ہوگئے اور سب سے پہلے میں گھبرا لیا۔ میں آپؐ کی تلاش میں چل دیا۔ انصار کے ایک باغ میں پہنچا۔ (خیال ہوا کہ شاید اس میں آپؐ تشریف فرما ہوں گے۔) میں باغ کے اردگرد پھرا تمام راستے بند تھے۔ پانی کے جانے کی ایک نالی تھی۔ اس سے سمٹ سمٹا کر اندر چلا گیا۔ باغ میں آپؐ تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے دیکھتے ہی فرمایا کہ ابوہریرہؓ آگئے۔ میں نے عرض کی جی ہاں یارسول اللہؐ۔ فرمایا کیوں آئے؟۔ عرض کی کہ آپؐ نے واپسی میں تاخیر کردی ہمیں تشویش ہوئی۔ ہم سب گھبرا گئے۔ سب سے پہلے میں گھبرا لیا اور تلاش میں چل پڑا۔ اس باغ پر پہنچا تو باغ کی نالی سے لومڑی کی طرح پچک کر (یہ حضرت ابوہریرہؓ کے اپنے الفاظ ہیں) اندر آگیا۔ باہر باقی لوگ موجود ہیں۔ اس وقت آپؐ پر عجیب کیفیت طاری تھی۔ رحمت خداوندی کا خصوصی استحضار تھا۔ (رحمت کا دربار جوش میں تھا) خلوت میں اپنے مولا سے راز و نیاز میں مشغول تھے۔ آپؐ نے اپنے نعلین مبارک دے کر فرمایا کہ ان کو لے جاؤ۔ (بطور سند کے) اور باہر جو بھی کوئی ایسا شخص ملے جو دل کے یقین سے لاالہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوا سے جنت کی خوشخبری سنادو۔ میں باہر آیا تو سب سے پہلے حضرت عمرؓ ملے اور پوچھا یہ نعلین مبارک کیسے ہیں۔ میں نے کہا کہ آپؐ نے یہ عنایت فرمائے ہیں اور فرمایا ہے کہ جو شخص لاالہ الا اللہ دل سے پڑھتا ہوا سے جنت کی بشارت سنادو۔ یہ سنتے ہی حضرت عمرؓ نے میرے سینہ پہ زور سے ہاتھ مارا کہ میں چت گر گیا۔ روتا ہوا آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ کے پوچھنے پر ساری بات بتادی۔ اتنے میں عمرؓ بھی آگئے۔ آپؐ نے یہ ماجرا سنا کر عمرؓ سے فرمایا کہ تم نے یہ کیوں کیا۔ حضرت عمرؓ نے عرض کی میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں مجھے ڈر لگا کہ کہیں صرف لاالہ الا اللہ کہنے پر جنت کی بشارت سن کر لوگ اعمال کو نہ چھوڑ دیں۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا (اچھا ایسا ہی کرو۔ چھوڑے رکھو) خوشخبری دے کر اعمال سے نہ ہٹاؤ۔ (مسلم)

حضور ﷺ پر اس وقت خاص کیفیت طاری تھی۔ آپؐ کی رحمت کا دریا جوش میں تھا کہ رب کریم کی عنایات بے پایاں پر نظر تھی۔ اس لئے اس مصلحت کی طرف نظر نہ فرمائی جو مصلحت اللہ تعالیٰ نے حضرت عمرؓ کے دل میں ڈال دی۔ جب حضرت عمرؓ نے اس اعلان کو خلاف مصلحت سمجھا تو آپؐ نے بھی مصلحت کی توثیق فرمادی اور تائید کردی۔ اس سے معلوم ہوا کہ پیر کو مرید یا استاد کو شاگرد کوئی مشورہ دے اور بڑا اس مشورہ کو صائب سمجھے تو قبول کرلے۔ یہ سنت نبویؐ ہے۔

آپ ﷺ کی وصیت

(الف)............ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: ۱...... ہر ماہ تین روزے رکھا کرو۔ ۲...... سونے سے قبل وتر پڑھ لیا کرو۔ ۳...... چاشت کی کم از کم دو رکعت پڑھ لیا کرو۔

(ب)............ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار آپؐ نے فرمایا کون ہے جو میرے ان کلمات کو سنے پھر ان پر عمل کرے یا ایسے شخص تک پہنچادے جو ان پر عمل کرے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ میں فوراً بول اٹھا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں۔ یہ کام میں کر سکتا ہوں۔ حضور علیہ السلام نے ابو ہریرہؓ کا ہاتھ پکڑا۔ پانچوں انگلیوں پر پانچ باتیں فرمائیں۔ (ہاتھ کو پکڑا۔ ایک انگلی پر ہاتھ رکھ کر ایک بات۔ دوسری انگلی پر ہاتھ رکھ کر دوسری بات۔ حتی کہ پانچ باتیں ارشاد فرمائیں)

۱...... حرام چیزوں سے بچ تو سب سے زیادہ عابد ہوگا۔

۲...... اللہ تعالیٰ نے جو مقدر کر دیا ہے اس کی تقسیم پر راضی رہ۔ سب سے زیادہ غنی ہوگا۔

۳...... اپنے پڑوسی سے اچھا برتاؤ کر تو مومن ہوگا۔

۴...... لوگوں کے لئے وہی پسند کر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے تو مسلم ہوگا۔

۵...... زیادہ نہ ہنس۔ کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہؓ پودے لگا رہے تھے۔ آپؐ نے فرمایا کیا کر رہے ہو۔ عرض کی پودے لگا رہا ہوں۔ فرمایا کیا اس سے اچھے پودے نہ بتلاؤں۔ سنو سبحان اللّٰہ والحمدللّٰہ ولا الہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر! یہ جنت کے پودے ہیں۔ ہر کلمہ کے بدلہ جنت میں تمہارے لئے درخت لگ جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہؓ کی دعا

حضرت ابو ہریرہؓ دعا کیا کرتے تھے: "اللھم لا تدرکنی سنة ستین ." (اے اللہ مجھے ۶۰ ہجری نصیب نہ ہو) اور بعض روایات میں آپ کی یہ دعا مذکور ہے: "اعوذ باللّٰہ من امارة الصبیان ." (اے اللہ میں نو عمروں کی امارت سے پناہ چاہتا ہوں۔) اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمالیا اور ۶۰ ہجری سے پہلے آپ کا وصال ہوگیا۔ ۶۰ ہجری میں یزید کی حکومت قائم ہوئی۔ ۶۱ ہجری میں سیدنا حضرت امام حسینؓ کی شہادت کا سانحہ پیش آیا۔

شاگردوں کی تعداد

استیعاب میں لکھا ہے کہ آپ کے شاگردوں کی تعداد آٹھ سو سے زیادہ ہے۔ جن میں صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ شامل ہیں۔ ان شاگردوں میں امام ابن حنبلؒ (۱۳۲ ہجری) حضرت سعید بن مسیبؒ (۹۲ ہجری) حضرت مجاہدؒ (۱۰۰ ہجری) علامہ شعبیؒ (۱۰۳ ہجری) امام ابن سیرینؒ (۱۱۰ ہجری) امام عطاء بن ابی رباحؒ، امام ابو حنیفہؒ (۱۱۵ ہجری) عروہ بن زبیرؒ (۹۴ ہجری) یہ حضرات زیادہ مشہور ہیں۔

روایات کی تعداد: حضرت ابو ہریرہؓ کی روایات کی تعداد پانچ ہزار تین سو چوہتر ہے:

کن حدیث بوہریرۃ راشمار

پنج الف وسه صد وہفتاد چار

بخاری شریف میں ساڑھے چار سو آپ کی روایات ہیں۔ مسلم شریف میں آپ کی روایات کی تعداد پانچ صد ہے۔ مسلمان قوم کو دیگر اقوام کے مقابلہ پر علم حدیث پر ناز ہے اور علم حدیث کو ابو ہریرہؓ پر ناز ہے۔

بیٹھ کر نفل پڑھنا: ایک بار آپؐ بیٹھ کر نفل پڑھ رہے تھے۔ ابو ہریرہؓ نے عرض کیا کہ آپؐ بیٹھ کر نفل پڑھ رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا بھوک کی وجہ سے کھڑا نہیں ہوا جاتا۔ حضرت ابو ہریرہؓ یہ سن کر رونے لگے۔ آپؐ نے فرمایا ابو ہریرہؓ مت روؤ۔ بھوکے آدمی کو قیامت کے دن حساب کی سختی نہ ہوگی۔ بشرطیکہ اس نے احتساب کیا ہو۔ یعنی بھوک کو حساب کی سختی سے بچنے کا ذریعہ سمجھا ہو۔ (کنز)

قوت حافظہ: حضرت ابو ہریرہؓ کی قوت حافظہ بے پناہ تھی۔ یہ بھی آپؐ کا معجزہ تھا۔ حضرت زید بن ثابتؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ابو ہریرہؓ اور ایک اور شخص ہم تین آدمی مسجد میں بیٹھ کر دعا کر رہے تھے کہ آپؐ تشریف لائے۔ فرمایا کیا کر رہے ہو۔ عرض کی دعا کر رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اچھا اب پھر دعا کرو۔ چنانچہ زیدؓ نے اور دوسرے ساتھی نے دعا کی۔ آپؐ نے آمین کہی۔ پھر ابو ہریرہؓ نے دعا کی: "اللھم انی اسئلك ماسئلك صاحبی وعلماً لا ینسیٰ." آپؐ نے آمین فرمائی۔ اس پر ہم دونوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم بھی اللہ تعالیٰ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں بھی ایسا علم نصیب ہو جسے بھول نہ سکیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دوسی آدمی (ابو ہریرہؓ) تم سے نمبر لے گیا اور یہ دعا اپنے لئے تم سے پہلے کر گزرا۔

ایک بار مروان بن حکم حضرت ابو ہریرہؓ کو بلا کر ان سے حدیثیں سننے لگے اور اپنے کاتب سے کہہ دیا کہ

تم (پردہ میں) یہ حدیثیں لکھتے جاؤ۔ چنانچہ ایسے ہوا۔ سال گزرنے کے بعد مروان نے پھر حضرت ابوہریرہؓ کو بلایا (اور وہی حدیثیں سننے کی خواہش کی) آپ نے وہ سب سنادیں۔ کاتب اپنے مسودہ کو دیکھتا رہا۔ ایک سال گزرنے کے باوجود ایک حرف کا فرق نہ آیا۔

حضرت ابوہریرہؓ کے متفرق ایمان پرور واقعات

(۱)............ صوفہ عربی میں چبوترہ کو کہتے ہیں۔ مسجد نبوی میں ایک چبوترہ تھا جہاں پر دنیا کے کاموں سے فارغ ہو کر صرف دین کی تعلیم حاصل کرنے والے حضرات رہا کرتے تھے۔ ان کو اصحاب صفہ کہا کرتے تھے۔ جن میں حضرت ابوہریرہؓ بھی شامل تھے۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک بار مجھ پر تین دن ایسے گزرے کہ میں نے کچھ بھی نہیں کھایا۔ صفہ تک جانے کے لئے گھر سے چلا۔ راستہ میں ضعف کی وجہ سے کئی بار گر گیا۔ گرتا پڑتا صفہ تک پہنچا۔ حضور علیہ السلام اصحاب صفہ کو دو پیالوں میں ثرید کھلا رہے تھے جو کہیں سے ہدیہ میں آیا تھا۔ سب کھا چکے۔ پیالوں میں سوائے کھائے ہوئے کھانے کے کچھ نہیں بچا۔ آپ ﷺ نے ان پیالوں سے اپنی مبارک انگلیوں کے ساتھ باقی ماندہ کھانے کو جمع کیا جو صرف ایک لقمہ بنا۔ وہ آپؐ نے مجھے عنایت فرمادیا۔ میں نے اپنی انگلیوں میں لے کر اسے کھانا شروع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے اتنی برکت ڈالی کہ میں نے پیٹ بھر کر کھایا اور سیر ہو گیا۔

(۲)............ اسی طرح فرماتے ہیں کہ بسا اوقات بھوک کی وجہ سے میں پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتا تھا۔ ایک بار بہت بھوک کا غلبہ تھا۔ میں راستہ میں بیٹھ گیا۔ صدیق اکبرؓ تشریف لائے۔ میں نے ان سے مسئلہ پوچھا۔ خیال تھا کہ وہ ساتھ لے جائیں گے۔ کھانا کھلاویں گے۔ لیکن صدیق اکبرؓ نے مسئلہ سمجھادیا اور خود چل دیئے۔ اتنے میں فاروق اعظمؓ تشریف لائے۔ ان سے بھی ایسے ہی ہوا۔ اتنے میں آپؐ تشریف لائے۔ میں نے مسئلہ پوچھا۔ آپؐ مسکرا دیئے اور فرمایا میرے ساتھ آجاؤ۔ پھر آپؐ گھر تشریف لے گئے۔ گھر والوں سے پوچھا کہ کوئی چیز کھانے کو ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ایک پیالہ دودھ کا جو کسی ہمسایہ نے ہدیہ بھیجا تھا۔ آپؐ نے ابوہریرہؓ سے فرمایا کہ جاؤ۔ اصحاب صفہ کو بلا کر لاؤ۔ فرماتے ہیں کہ میرے دل میں کھٹکا ہوا کہ ایک پیالہ اور اتنے آدمی۔ میرے حصہ میں کچھ نہیں آئے گا۔ پھر جبکہ تقسیم آپؐ نے مجھ سے کرانا ہے تو اس صورت میں میرے تک پہنچنے کا احتمال بھی نہیں۔ چنانچہ ایسا ہوا کہ جب تمام اصحاب صفہ تشریف لے آئے تو آپؐ نے فرمایا ابوہریرہؓ پیالہ لے لو اور باری باری سب کو پلانا شروع کردو۔ میری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ سب نے دودھ پیا اور دودھ سے پیالہ اسی

طرح بھر ا رہا۔ جب سب پی چکے تو آپؐ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ اب میں (حضور ﷺ) اور آپ باقی رہ گئے۔ میں نے عرض کی جی یا رسول اللہ ﷺ۔ آپؐ نے فرمایا پیو اور خوب پیو۔ میں نے آپؐ کے حکم پر تین بار پیا۔ چوتھی بار بھی آپؐ نے فرمایا کہ پیو۔ میں نے عرض کی کہ اب اندر گنجائش نہیں تو آپؐ نے وہ پیالہ مجھ سے لے لیا اور باقی ماندہ دودھ خود استعمال فرمایا۔

(۳)............ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری اور دین کی تعلیم کو میں نے اپنی زندگی کا مشن بنالیا تھا۔ میرے پاس نہ کوئی غلام تھا نہ باندی اور دنیاوی حاجت کے لئے دولت۔ بھوک ستاتی تو پیٹ پر کنکریاں باندھ لیا کرتا۔ فرماتے تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ اصحاب صفہ کا بہت خیال رکھا کرتے تھے۔

(۴)............ حضور ﷺ کے اس دنیا سے پردہ فرما جانے کے بعد فتوحات کی بدولت فاقہ و تنگدستی کا دور ختم ہوا۔ حضرت ابوہریرہؓ کا حال بھی بدل گیا۔ اچھی غذا اور اچھے کپڑے میسر آئے۔ کسی نے سابقہ حالت یاد دلائی تو آہ بھر کر فرمایا کہ بھوک کی وجہ سے کئی مرتبہ بے ہوش ہو کر گر جاتا تھا۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ میں یتیمی میں پیدا ہوا۔ مسکینی میں ہجرت کی۔ میں غزوان کی بیٹی کا اس شرط پر ملازم تھا کہ مجھے کھانے کو مل جایا کرے گا اور پیدل چلنا پڑے گا۔ چنانچہ غزوان کی بیٹی کے گھر والے جب اونٹ پر سوار ہوتے تو میں پیدل اونٹوں کے مہار تھام کر حدی پڑھتا ہوا چلتا تھا۔ جب وہ کہیں منزل کرتے تو میں ان کے لئے سوکھی لکڑیاں کاٹ کر لاتا تھا۔ لیکن آج وہی ابوہریرہؓ ہوں وہی عورت جس کا میں ملازم تھا۔ یعنی غزوان کی بیٹی کی وہ میری بیوی ہے۔ اب سوار ہوتے ہیں تو میرے لئے سواری مہیا کی جاتی ہے اور جب منزل میں اترتا ہوں تو خدمت کی جاتی ہے۔

(۵)............ ایک بار آنحضرت ﷺ نے فطرانہ کے غلہ کی حفاظت حضرت ابوہریرہؓ کے ذمہ لگائی۔ حضرت ابوہریرہؓ جاگتے رہے۔ رات کو ایک آدمی آیا۔ غلہ سے کچھ اٹھایا۔ آپ نے پکڑ لیا۔ اس نے منت معذرت کی اور تنگدستی کا عذر کیا۔ آپ نے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا ابوہریرہؓ تو تمہارے رات کے چور کا کیا ہوا؟۔ میں نے عرض کی کہ وہ بہت رویا۔ تنگدستی کا عذر کیا۔ میں نے چھوڑ دیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا خیال کرنا وہ رات پھر آئے گا۔ دوسری رات وہ پھر آیا۔ غلہ چوری کر رہا تھا۔ ابوہریرہؓ نے پکڑ لیا اور دھمکی دی کہ میں تمہیں آج آنحضرت ﷺ کی خدمت میں لے جاؤں گا۔ وہ پھر پاؤں پڑ گیا۔ منت ومعذرت کی۔ آپ نے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے پوچھا ابوہریرہؓ تو تمہارے رات کے چور کا کیا

ہوا؟۔ میں نے ساری صورت حال عرض کی۔ آپؐ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے۔ آج پھر آئے گا۔ تیسری رات پھر آیا غلہ چوری کررہا تھا۔ابوہریرہؓ نے پکڑ لیا۔ فرمایا آج تو کسی حالت میں تیری کوئی معافی نہ ہوگی۔ تجھے آنحضرتؐ کے پاس لے کر جاؤں گا۔ وہ پاؤں پڑ گیا۔ اس نے حضرت ابوہریرہؓ سے کہا مجھے چھوڑ دو۔ تمہیں ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہیں بہت کام دے گی۔ اور وہ یہ کہ جب تم اپنے بستر پر جاؤ تو آیت الکرسی پڑھ لیا کرو۔ صبح تک اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت فرمائیں گے۔ کوئی شیطان قریب نہ آئے گا۔ حضرت ابوہریرہؓ نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابوہریرہؓ تمہارے رات کے چور کا کیا ہوا؟۔ میں نے عرض کی کہ اس نے اس طرح آیت الکرسی پڑھنے کا کہا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہاں جھوٹا تھا لیکن بات سچی بتا گیا۔ (پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔ تین رات سے تمہیں تنگ کررہا تھا۔)

(۶)............ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں ذرا سی کھجوریں لے کر حاضر ہوا۔ آپؐ نے برکت کی دعا کی اور فرمایا کہ کھجوروں کو تھیلی میں رکھ لو اور جب ضرورت ہو ہاتھ ڈال کر نکال لیا کرو۔ اس کو جھاڑ کر بالکل خالی مت کردینا۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ میں ضرورت کے وقت ایسا ہی کرتا۔ حتیٰ کہ تھیلے کی کھجوریں فروخت کرکے ان پیسوں سے سواریاں خرید کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں بھیجیں۔ تقریباً پچیس سال تک حضرت ابوہریرہؓ اس عمل سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد کہیں گر کر ضائع ہوگیا۔

(۷)............ حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ جب تم اپنی مسجدوں کو دلہن بنادو اور قرآنوں کو سجادو تو یہ تمہاری ہلاکت ہے۔

وفات : حضرت ابوہریرہؓ نے مدینہ منورہ کے قریب مقام عقیق میں اپنے گھر میں وفات پائی۔ وقت نزع رونے لگے۔ پوچھنے پر فرمایا خوب سمجھ لو کہ میں تمہاری اس دنیا کے چھوٹ جانے پر نہیں رورہا۔ بلکہ اس فکر میں رورہا ہوں کہ میرا سفر بہت لمبا ہے اور سامان سفر بہت کم ہے اور میں اب ایسے موقعہ پر ہوں کہ روح نکلتے ہی یا تو جنت میں جانے والا ہوں یا دوزخ میں۔ نہیں سمجھتا کہ مجھے پکڑ کر کس میں لے جایا جائے گا؟۔ آپ کے جنازہ کی نماز ولید بن عتبہ بن ابی سفیانؓ نے پڑھائی اور مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے۔ وفات کی اطلاع حضرت امیر معاویہؓ تک پہنچی تو آپ نے حضرت ابوہریرہؓ کے وارثوں میں دس ہزار درہم تقسیم کئے۔ سن وفات میں اختلاف ہے۔ ایک جماعت کی رائے میں ۵۷ ہجری اور دوسری جماعت کی رائے ۵۸ ہجری ہے۔ واقدیؒ نے ۵۹ ہجری بتایا ہے۔

نذیر احمد

جہاد کے احکام وفضائل

جہاد کے احکام

اسلام کے دامن سے وابستہ اہل علم حضرات کو قرآن پاک میں خیر الامت کے لقب سے نوازا گیا ہے اور ان کا نمایاں وصف یہ بتایا گیا ہے کہ وہ معروف کی تبلیغ کرتے ہیں اور گمراہی کے اندھیروں میں غرق انسانیت کو سیدھی راہ دکھلاتے ہیں۔ ارشاد خداوندی ہے: ''کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر وتومنون باللہ۔ سورۃ آل عمران آیت ۱۱۰''

معروف ہر وہ قول اور فعل ہے جو عقل اور شریعت کی کسوٹی پر پورا اترے اور منکر وہ چیز ہے جو قبیح ہو۔ اللہ تعالیٰ پر ایمان، نماز کا قیام، زکوٰۃ کی ادائیگی اور عدل وانصاف کی ترویج کو قرآن پاک معروف قرار دیتا ہے۔ جبکہ منکرات میں کفر وشرک، بدعات، فسق وفجور، ظلم وستم، بے حیائی، خون ریزی، استحصال اور ہر قسم کے سوقیانہ اعمال شامل ہیں: ''ظھر الفساد فی البر والبحر بما کسبت ایدی اللناس۔ سورۃ رالروم آیت ۴۱'' ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرتا رہے اور: ''بلغر اعنی ولو آیۃ۔'' کے مصداق ایک ایک قول رسول اللہ ﷺ کو دوسروں تک پہنچاتا رہے۔

یہ امر بھی ضروری ہے کہ معروف کا حکم دینے اور برائی کو روکنے کے لئے امت مسلمہ اپنی حاکمانہ حیثیت کو برقرار رکھے۔ کیونکہ اس کے بغیر یہ فریضہ موثر طریقہ سے انجام نہیں دیا جا سکتا۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ حاکمانہ حیثیت کے قیام کے لئے جہاد کی ضرورت ہے۔ یہی وہ جذبہ ہے جو قوموں کو اوج ثریا تک پہنچا دیتا ہے اور اسی کے فقدان کی بدولت قومیں پستی میں چلی جاتی ہیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ جہاد سے انحراف کی پاداش میں بنی اسرائیل پر عذاب نازل ہوا اور خدا نے اس بداعمال قوم کو امامت کے عہدہ سے معزول کر دیا۔ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ عام لوگوں پر خاص لوگوں کے اعمال کی وجہ سے اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتا جب تک ان میں یہ عیب پیدا نہ ہو جائے کہ وہ برے اعمال کا مشاہدہ کریں اور روکنے کی قدرت رکھنے کے باوجود انسداد نہ کریں۔ جب وہ ایسا کرتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ عام اور خاص سب پر اپنا عذاب نازل کر دیتا ہے۔ (مسند احمد)

مسلمانوں پر یہ فرض ہے کہ وہ بنی نوع انسان کو برائی سے روکیں اور اپنی تمام توانائیاں اور وسائل کو یکجا کر کے زمین کے چپہ چپہ پر خدائے قدوس کے قانون کو نافذ کریں اور لوگوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی ترغیب دیں تاکہ جن وانس عذاب الٰہی سے بچ جائیں:

”یایھا الذین آمنوا کونوا قوامین للّٰہ شہداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا۰ اعدلوا ھو اقرب للتقوی ۰ واتقوا اللّٰہ۰ ان اللّٰہ خبیر بماتعملون ۰ سورۃ المائدہ آیت ۸“

اے ایمان والو! مضبوط چٹانوں جیسا دم خم اپنے اندر پیدا کرو جب اللہ کی خاطر تمہیں انصاف کے لئے گواہی دینا ہو تو لوگوں کی عداوت تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرلے کہ انصاف چھوڑ دو۔ عدل وانصاف سے کام لیا کرو۔ کیونکہ یہ تقویٰ کے قریب ہے اور خدا سے ڈرتے رہو۔ کچھ شبہ نہیں کہ خدا تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔ کرہ ارض پر جہاں کہیں بھی فساد برپا ہو۔ ظلم وجور اور استبداد کا دور دورہ ہو۔ عدل وانصاف دم توڑ رہا ہو۔ برائیوں کو فروغ حاصل ہو رہا ہو تو ہر مسلمان پر فرض ہو جاتا ہے کہ وہ علم جہاد لے کر میدان عمل میں نکلے۔ لوگوں کو نیکی کی تعلیم دے اور برائی کا ہر ممکن تدارک کرے۔ کیونکہ ہادی برحق ﷺ کا فرمان ہے:

”تم میں سے جو کوئی بدی دیکھے تو اسے زور بازو سے روک دے اور اگر اتنی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے احتجاج کرے اور اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے نفرت کرے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔“

ان آیات اور احادیث مترشح ہے کہ جہاد ہر مسلمان پر فرض ہے۔ خواہ وہ امیر ہو یا غریب۔ کمزور ہو یا طاقتور۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور مقام پر حکم دیتے ہوئے فرمایا:

”وقاتلوا فی سبیل اللّٰہ واعلموا ان اللّٰہ سمیع علیم ۰ سورۃ البقرہ ۲۴۴“

ترجمہ:...... ”اللہ کی راہ میں جنگ کرو اور جان لو کہ وہ خوب سننے والا جاننے والا ہے۔“

جہاد کی فضیلت

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں سے جنت کے بدلے ان کے جان اور مال کو خرید لیا ہے۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اور یہ تورات' انجیل اور قرآن میں اللہ تعالیٰ کا سچا وعدہ ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر کون وعدے کو پورا کرنے والا ہے۔ پس تم اس خرید وفروخت پر مسرت کا اظہار کرو۔ کیونکہ تم نے بڑی کامیاب تجارت کی ہے۔

ہر فرد بشر جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری جانوں اور مال کی حاجت نہیں۔ پھر یہ جان اور مال میں بھی تو اس کے عطا کردہ خدائے رحیم کی کس قدر عنایت ہے کہ جس چیز کی اسے حاجت نہیں اس کو بھی ہم سے خرید رہا ہے اور جب وہ اہل ایمان سے ان کے جان و مال کا سودا کر لیتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور ان جانثاروں کو داد دیتا ہے جو اپنی جانیں اور مال اس کے حضور پیش کرتے ہیں۔ اللہ رب العزت کے ہاں ایسے لوگوں کے درجات بہت بلند ہیں جو خدا کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور اپنے گھروں کو خیر باد کہتے ہیں۔ ان کے متعلق فرمایا: ''وہ بے شک محبوب کردگار ہیں۔ کیونکہ وہ صف باندھ کر لڑتے ہیں۔''

یہ بھی فرمایا: ''جو لوگ ایمان لائے اور وطن چھوڑ گئے اور خدا کی راہ میں مال اور جان سے جہاد کرتے رہے۔ خدا کے ہاں ان کے درجے بہت بلند ہیں اور وہی مراد کو پہنچنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی راہ میں جہاد کرنے والوں کو خوشخبری سناتے ہوئے فرماتا ہے:

''یاایھاالذین آمنوا ھل ادلکم علیٰ تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم ۰ تومنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ۰ ذالکم خیرلکم ان کنتم تعلمون ۰ یغفرلکم ذنوبکم ویدخلکم جنت تجری من تحتھاالانھر ومساکن طیبۃ فی جنات عدن ۰ ذالک الفوز العظیم ۰ سورۃ الصف آیت ۱۰ تا ۱۲''

ترجمہ:...... ''اے مومنو! میں تمہیں ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے نجات دلائے (وہ یہ ہے) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔ اگر جانو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تمہیں ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن میں رواں نہریں اور پاکیزہ مکانات ہیں یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں شہداء کو حیات جاوداں کی بشارت دی ہے:

''ولا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللہ اموات ۰ بل احیاء ۰ سورۃ البقرہ ۱۵۴''

ترجمہ:...... ''یعنی جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوتے ہیں۔ وہ مرتے نہیں بلکہ زندہ رہتے ہیں اور حیات جاوداں حاصل کر لیتے ہیں۔''

متعدد آیات قرآنی اور احادیث رسول مقبول ﷺ کی رو سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر لحہ جہاد کے نشہ میں سرشار رہے۔ خواہ کفار کے ساتھ نبرد آزما ہونے کا موقعہ اسے جیتے جی نہ بھی ملے۔ حضور ﷺ کا

ارشاد ہے: ’’جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس کے دل میں جہاد کی خواہش نہ تھی۔ وہ نفاق کی حالت میں مرا۔‘‘ (مسلم)

خود حضور ﷺ اپنے اندر زبردست جذبہ جہاد اور شوق شہادت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا: ’’میں چاہتا ہوں فی سبیل اللہ لڑتا ہوا شہید ہو جاؤں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہو جاؤں پھر زندہ ہوں پھر شہید ہو جاؤں۔

آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا جس کے پاس اعمال حسنہ کی دولت ہوگی وہ دوبارہ دنیا میں آنے کی خواہش نہیں کرے گا۔ تاہم نہ معلوم جہاد فی سبیل اللہ میں کیا فضیلت ہے کہ رحمت اللعالمین ﷺ کو بار بار زندہ ہونے اور شہادت پانے کی تمنا تھی۔ جنت میں داخل ہونے کے بعد کوئی شخص بھی دنیا میں واپس آنے کا خواہاں نہیں ہوگا۔ مگر شہید جب شہادت کے انعام واکرام کا مشاہدہ کرتا ہے تو اس کے دل میں یہ آرزو ہوتی ہے کہ کاش! وہ دنیا میں لوٹا دیا جائے اور دس بار شہادت سے سرفراز ہو۔ دراصل شہادت سے قبل شہید کو جنت کے باغات دکھا دیئے جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کون سا عمل بہتر یعنی افضل ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا وقت پر نماز پڑھنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ فرمایا اپنے والدین کی خدمت کرنا۔ میں نے عرض کیا اس کے بعد۔ آپ ﷺ نے فرمایا جہاد فی سبیل اللہ۔

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ دربار رسول اللہ ﷺ میں عرض کیا گیا کہ یا رسول خدا ﷺ لوگوں میں سے افضل کون ہے؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ مومن جو اپنی جان سے اور اپنے مال سے خدا کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ پھر صحابہ کرامؓ نے عرض کیا اس کے بعد کون؟۔ فرمایا وہ مومن جو پہاڑ کے کسی درہ میں رہتا ہو اور وہیں خدا کی عبادت کرتا ہو اور لوگوں کو اپنے ضرر سے محفوظ رکھتا ہو۔ (بخاری شریف)

حسناء بن معاویہؓ سے روایت ہے کہ مجھے میرے چچا سے معلوم ہوا کہ انہوں نے ایک بار نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا جنت میں پہلے کون داخل ہوگا؟۔ آپ ﷺ نے فرمایا انبیاء علیہم السلام شہداء نوزائیدہ بچے اور جل کر مر جانے والے جنت میں داخل ہوں گے۔ (ابوداؤد)

حضرت معاویہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا آقا دو جہاں ﷺ نے فرمایا: ’’جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔‘‘ (بخاری)

حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ دو قطروں اور دو نشانات سے کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ ایک وہ قطرہ اشک جو خوف خدا سے جاری ہوا۔ دوسرا وہ قطرہ خون جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے بہہ نکلے۔ نشانات میں پہلا وہ نشان جو جہاد کرتے ہوئے لگ جائے۔ جیسے زخم کا نشان اور دوسرا وہ نشان جو

فرائض کی انجام دہی کے باعث ثبت ہو۔ مثلاً نشان سجدہ۔ (ترمذی)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا کہ غازی کو اللہ اپنی خدمات کی جزا دے گا اور جو شخص غازی کو سامان جہاد مہیا کرے اسے ایثار ثواب کے علاوہ غازی کے جہاد جیسا ثواب بھی ملے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت اسحاقؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں چلتے چلتے غبار آلود ہو جائیں انہیں آگ نہ چھوئے گی۔ (بخاری)

مقدم بن معدی ترب سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت کے پاس شہید کے چھ انعامات ہیں:

۱............اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۲............وہ نزع کی تکلیف سے بچا رہے گا۔

۳............عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

۴............اس کے سر پر شوکت کا ایسا تاج پہنایا جائے گا جس میں لگے جواہرات دنیا و مافیہا سے بہتر ہوں گے۔

۵............اس کی شادی سیاہ آنکھوں والی بہترین حوروں سے کی جائے گی۔

۶............اسے اپنے ستر رشتہ داروں کی شفاعت وسفارش کا اختیار ہوگا۔ (ابن ماجہ' ترمذی)

ابن عائذ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کی نماز جنازہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ اس شخص کی نماز جنازہ نہ پڑھئے۔ کیونکہ یہ فاسق تھا۔ آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ کی طرف نگاہ اٹھائی اور پوچھا کیا تم میں سے کسی نے مرنے والے کو اسلام کا کوئی کام کرتے ہوئے دیکھا ہے؟۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اس نے ایک رات خدا کی راہ میں پہرہ دیا تھا۔ یہ سن کر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کی قبر پر اپنے ہاتھوں سے مٹی ڈالی اور فرمایا تیرے ساتھی خیال کرتے ہیں کہ تو دوزخی ہے۔ میں خوشخبری دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے۔ (البیہقی)

فضیلت جہاد کے سلسلے کی ایک اور حدیث ہے جس کے راوی ابومالک اشعریؓ ہیں یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کی نیت سے روانہ ہوا اور وہ راستہ میں مرجائے یا قتل کر دیا جائے یا کسی گھوڑے یا اونٹ کے پاؤں کے نیچے روندا جائے یا سانپ کاٹ کھائے یا وہ کسی اچانک مصیبت کا شکار ہو کر لقمہ اجل

بن جائے تو وہ شہید ہے۔ وہ یقیناً جنت میں داخل ہوگا۔ (ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہو اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو روزانہ روزے رکھے اور تمام رات نماز پڑھتا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کے لئے اس بات کی ضمانت دے دی ہے کہ اگر اس کو موت دے گا تو اس کو جنت میں داخل کرے گا یا پھر غازی بنا کر اسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ زندہ لوٹا دیا جائے گا۔ (بخاری)

حضرت ابوقتادہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ پر ایمان اور اعتماد رکھنا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا سب سے افضل کام ہے۔ ایک آدمی اٹھا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ اگر میں اللہ کی راہ میں اپنی جان قربان کردوں تو کیا میرے سابقہ گناہ معاف ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اگر تم خدا کی راہ میں شہید ہو جاؤ اور دشمن سے مقابلہ میں ثابت قدم رہو۔ راہ فرار اختیار نہ کرو اور اللہ سے ثواب پانے کی نیت سے لڑو اور تمہیں قتل کردیا جائے تو تمہارے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ (مسلم)

سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد گرامی بروایت حضرت ابوہریرہؓ ہے کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے وہ قیامت کے دن اس حالت میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے خون کا رنگ بالکل تازہ خون کی طرح ہوگا اور اس سے مشک کی خوشبو آئے گی۔ (بخاری)

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ دو آنکھیں ایسی ہیں جن پر دوزخ کی آگ حرام ہے۔ ایک وہ آنکھ جو خدا کے خوف اور محبت میں آنسو بہاتی ہے۔ یہ آنسو آتش دوزخ کو سرد کردیتے ہیں۔ دوسری آنکھ وہ ہے جو سرحدوں پر پہرہ دیتے ہوئے مسلمانوں کی عزت و ناموس اور جان و مال کی حفاظت میں جاگتی ہے۔ (بخاری شریف)

بقیہ: قادیانی تقدس

عقیدے کا اظہار کرتے ہیں کہ اسلام کا حیی و قیوم خدا زندہ موجود ہے۔ وہ ظالموں کو ڈھیل دیتا ہے اور ظالم اس کی ڈھیل سے اور زیادہ دلیر ہو جاتے ہیں۔ مگر آخر ظلم کا انجام ہمیشہ دنیا دیکھتی آئی ہے۔ تمہاری تو کیا ہستی ہے۔ ایک بلڈنگ کو مسمار کردیا یا دو چار خون کردیئے۔ مگر دنیا تو فرعون، شداد، حسن بن صباح جیسے ظالم بھی دیکھ چکی ہے۔

ہم مکرر چیلنج کرتے ہیں

کہ میدان مقابلہ میں نکلو اور کوئی ایک طریق فیصلہ اختیار کرو۔ مگر شرط یہ ہوگی کہ اگر ہم نے یہ ثابت کردیا کہ مباہلہ بلڈنگ بارش کے اثر سے نہیں بلکہ سینکڑوں قادیانی فرشتوں کے ہاتھوں مسمار ہوئی تو مباہلہ کے تمام بیان کردہ حقائق درست ہوں گے۔ ...سیکرٹری مقامی انجمن مباہلہ امرتسر ....ثنائی برقی پریس امرتسر!

مولانا مفتی محمد عاشق الٰہیؒ

قرآن وحدیث کی روشنی میں

انسان کی کامیابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم! الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلی آلہ واصحابہ حملۃ الدین المتین ومن تبعھم باحسان الیٰ یوم الدین ۰

اما بعد: فقد قال اللہ تعالیٰ شانہ :

”کل نفس ذائقۃ الموت ۰ وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ ۰ فمن زحزح عن النار وادخل الجنۃ فقد فاز وما الحیاۃ الدنیا الا متاع الغرور ۰“ ترجمہ :...... ”ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تم کو پورے کے پورے بدلے قیامت کے دن دے دیئے جائیں گے۔ سو جو شخص آگ سے بچا لیا گیا۔ اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ سو وا قعتاً وہ کامیاب ہوا۔ اور دنیا والی زندگی دھوکہ کے سامان کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔“

یہ سورت آل عمران کی ایک آیت ہے جو آخری رکوع سے چند آیات پہلے ہے۔ اس میں چند امور ارشاد فرمائے ہیں :

۱...... ہر شخص کو مرنا ہے۔ ۲...... اس دنیا میں جو کچھ کریں گے اس سب کا پورا بدلہ قیامت کے دن دے دیا جائے گا۔ ۳...... جو شخص دوزخ سے بچادیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا وہ کامیاب ہوا۔ ۴...... دنیا کی چیزیں جن سے نفع حاصل کیا جاتا ہے ان کی حیثیت صرف ایک دھوکہ کے سامان کی ہے۔

ایک سمجھدار آدمی کو تو کامیابی اور ناکامی کے سمجھنے کے لئے آیت کا ترجمہ ہی کافی ہے کہ آیت کو بار بار پڑھے اور اس کے ترجمہ میں بار بار غور کرے۔ یہ غور وفکر بہت بڑا رہبر ہوگا اور حقیر دنیا میں دل نہ لگنے دے گا جو آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بن جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ! لیکن چونکہ بہت سے لوگ غور وفکر نہیں کرتے اور غور وفکر کا طریقہ نہیں جانتے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اس آیت کی تشریح وتوضیح کی جائے۔ تاکہ اس کے پڑھنے والے آخرت کی کامیابی کی طرف متوجہ ہوسکیں اور پوری فکرمندی کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں۔

کامیابی کے لئے دوڑ دھوپ اور اس کے بارے میں مختلف نظریات

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اس دنیا میں جتنے بھی انسان ہیں۔ سب کی دوڑ دھوپ کامیابی کی طرف ہے۔ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ میری زندگی کامیاب ہو۔ ناکامی کا منہ نہ دیکھوں۔ پھر ہر شخص اپنی اپنی ہمت کے بقدر کامیابی کی تلاش میں لگا ہوا ہے۔

بعض لوگ بادشاہت میں سب سے بڑی کامیابی سمجھتے ہیں۔ کچھ لوگ صدر اور وزیر اعظم بن جانے کو کامیابی سمجھ رہے ہیں اور اس کے لئے طرح طرح کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور وزیر بے قلمدان تک بننے کو غنیمت جانتے ہیں۔ پارلیمنٹ کی ممبری سے لے کر میونسپلٹی بلکہ معمولی سی پنچایت کی ممبری کے لئے بہت سے لوگ کوشاں رہتے ہیں اور اس کے لئے جان ومال کی بازی لگاتے ہیں۔ بار بار ہار جاتے ہیں مگر الیکشن میں حصہ لینے سے باز نہیں آتے۔

کچھ لوگ مالی اعتبار سے رئیس کبیر اور سیٹھ جی بن جانے کو کامیابی سمجھتے ہیں۔ ان کی تجارت بڑی ہے۔ کوٹھی بنگلہ والے ہیں۔ لہذا اپنے خیال میں کامیاب ہیں۔ کچھ لوگ سیاسی لیڈر بن جاتے ہیں۔ اخبارات میں بیان آجاتا ہے۔ ٹی وی میں انٹرویو دیتے ہیں۔ تصویر چھپ جاتی ہے۔ لہذا بزعم خود کامیاب ہیں۔

کوئی شخص اپنے خیال میں اس لئے کامیاب ہے کہ وہ بنک کا منیجر ہے۔ سودی معاملات کا سربراہ ہے۔ کوئی شخص تھانیدار ہے۔ موٹی رشوت ملتی ہے۔ وہ اپنے خیال میں اس کی وجہ سے کامیاب ہے۔ کسی کو کسٹم ڈیوٹی وصول کرانے کی نوکری مل گئی ہے۔ اس میں رشوت کی کمائی بہت ہے۔ کوئی انکم ٹیکس آفیسر بن گیا ہے۔ کوئی محکمہ آبکاری کا بڑا ہے۔ کوئی شہروں میں داخل ہونے والوں سے چنگی وصول کرتا ہے اور رشوت بھی لیتا ہے۔ یہ لوگ اور ان کے گھر والے ماں باپ' اولاد' بیوی سب اس خیال میں مست ہیں کہ ہم کامیاب ہیں۔ حالانکہ حرام نوکری اور حرام آمدنی اور حرام خوری کی وجہ سے سب اپنے کو آخرت کے عذاب میں جھونک رہے ہیں اور بہت سے لوگ حرام ملازمت کی تنخواہ حلال سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنی محنت کا پیسہ لے رہے ہیں۔ حالانکہ حرام محنت کی اجرت بھی حرام ہے اور گناہ کی مدد بھی گناہ ہے۔

جو لوگ بھنگی کا کام کرتے ہیں۔ ان میں جس کے پاس ٹھکانے یعنی وہ گھر زیادہ ہیں جہاں جاکر روزانہ صفائی کرتے ہیں اور میلہ اٹھاتے ہیں۔ وہ بھی اپنے کو کامیاب سمجھتے ہیں۔ اگر ان میں سے کسی کا کوئی ٹھکانہ اس کی برادری کا دوسرا آدمی چھین لے تو وہ برادری کے چوہدری کے پاس شکایت لے کر جاتا ہے اور اپنا ٹھکانہ واپس لے

کر چھوڑتا ہے۔ دیکھو وہ فضلہ صاف کرنے ہی میں کامیابی سمجھتا ہے۔ انسانوں کی اپنی اپنی سمجھ کے مطابق جو کامیابی اور ناکامی کے تصورات ہیں ان کا مختصر ساخاکہ ہم نے یہاں پیش کر دیا ہے۔

قرآن مجید نے کس کو کامیاب قرار دیا

اب آپ مذکورہ بالا آیت کو دوبارہ پڑھیں اور غور کریں کہ اللہ جل شانہ نے کس چیز میں کامیابی بتائی ہے اور لوگ کس چیز میں کامیابی سمجھ رہے ہیں۔ خداوند قدوس کا ارشاد ہے: "فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز ۰ "ترجمہ:......"جو شخص دوزخ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا وہ کامیاب ہے۔"اس سے معلوم ہوا کہ دوزخ میں جانے والے سب ناکام ہیں۔ کوئی بادشاہ ہو' وزیر اعظم ہو' نیچے کا کوئی وزیر ہو' صدر ہو' وزیر خارجہ' وزیر داخلہ ہو' سیٹھ ہو' تاجر کبیر ہو' کسی بڑی کمپنی کا ڈائریکٹر ہو۔ اگر وہ اپنے کفر اور اعمال بد کی وجہ سے دوزخ میں جانے والا ہے تو سراسر ناکام ہے۔ یہ دنیاوی عہدے ساز و سامان چوراہیں' بلڈ نگیں اور باغیچے سب یہاں دھرے رہ جائیں گے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ اگر یہ سب چیزیں کسی کو ملیں اور موت کے بعد آخرت کے عذاب میں مبتلا ہو تو کیا کامیابی ہوئی۔ ارشاد ربانی ہے:

" افمن یلقی فی النار خیر امن یاتی آمنا یوم القیامة ۰ "ترجمہ:......"کیا جو شخص آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ بہتر ہے جو قیامت کے دن امن وامان کے ساتھ آئے گا۔"

یہ دنیا بظاہر ہری بھری ہے۔ بعض چیزوں میں مزہ ہے۔ مٹھاس ہے۔ کیف ہے۔ لیکن فانی ہے۔ جدا ہونے والی ہے۔ بلکہ یوں کہو کہ یہ تو بعد میں ختم ہوگی اور جو اس کو کماتا ہے اور اس کے جاہ ومال کے لئے زندگی لگاتا ہے وہی دنیا کو چھوڑ کر چلا جاتا ہے۔ یہ نہ کسی کی ہوئی ہے اور نہ کسی کی ہوگی۔ وہی حضرات مبارک ہیں جو دنیا سے دل نہیں لگاتے جو موت کے بعد دوزخ سے بچنے اور جنت حاصل ہونے کے لئے دوڑ دھوپ کرتے ہیں۔

فرمایا حضور اقدس ﷺ نے کہ:

"بے شک دنیا میٹھی چیز ہے۔ ہری بھری ہے (جس میں کشش ہے) اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اس دنیا میں خلافت بخشی ہے وہ دیکھے گا کہ تم کیا عمل کرتے ہو۔"

شاید دنیا سے کوئی دل لگانے والا یہاں پہنچ کر یوں کہے کہ مولویوں کا بس یہی کام رہ گیا ہے کہ آخرت کا سبق پڑھا پڑھا کر امت کو مالی اعتبار سے ناکامی کے گہرے گڑھے میں دھکیل دیں اور فقر وفاقہ اور افلاس میں مبتلا کر دیں۔ در حقیقت بات یہ ہے کہ جو حضرات آخرت کی طرف بلاتے ہیں ان کا مقصد دنیا چھڑا کر پہاڑوں میں بھیج

دینا نہیں ہے۔ ان کا مقصود وہی ہے جو ان کو قرآن حکیم سے اور فخر الاولین والآخرین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی احادیث سے معلوم ہوا۔ وہ یہ کہ دنیا میں رہو' دنیا میں جیو' حلال کماؤ' حلال کھاؤ' حلال پہنو اور آخرت کے فکر مند رہو۔ دوزخ سے بچنے اور جنت حاصل کرنے کے لئے کوشش کرتے ہو۔ مقصود دنیا نہ ہو۔ آخرت کی کامیابی مقصود ہو۔ اگر غور کیا جائے تو یہ بات نہ کوئی قابل تردید ہے اور نہ قابل اعتراض ہے۔ نہ صرف قرآن وحدیث کے موافق ہے۔ بلکہ عقل کے بھی موافق ہے۔

دنیا میں رہنا اور حلال کمانا' کھانا بری بات نہیں ہے۔ جب دنیا میں آئے ہیں تو یہاں رہنا ہی پڑے گا اور چونکہ موت اپنے قبضہ میں نہیں۔ اس لئے جب تک موت کا فرشتہ لینے نہ آئے یہاں سے جا بھی نہیں سکتے۔ یہاں رہنا تو ہے۔ لیکن دنیا کو مقصود بنا کر رہنا اور اس کو اپنا گھر سمجھ کر اور اس میں لگ کر آخرت سے غافل ہو کر زندگی گزارنا بہت بڑی ناسمجھی ہے۔

دنیا فانی ہے۔ اس میں جتنے دن رہنا ہے اتنے دن کا فکر کرنا چاہئے اور آخرت باقی ہے۔ ہاں ہمیشہ رہنا ہے وہاں کے لئے بے انتہا کوشش اور محنت کرنا لازم ہے۔ سورت الاعلیٰ میں ارشاد ربانی ہے :

”قد افلح من تزکیٰ ۔ وذکر اسمہ ربہ فصلیٰ ۔بل تو ثرون الحیاۃ الدنیا ۔ والاخرۃ خیر وابقیٰ ۔“ ترجمہ :...... ”کامیاب ہوا جو شخص پاکیزہ بن گیا اور اپنے رب کا نام لیا اور نماز پڑھتا رہا۔ بلکہ تم دنیاوی زندگی کو ترجیح دیتے ہو (یعنی اس کو آگے رکھتے ہو) حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر اور بہت زیادہ باقی رہنے والی ہے۔“

دیکھئے اس آیت میں اس کو کامیاب بتایا جو پاکیزہ ہو گیا اور جو اللہ تعالیٰ کا نام لیتا رہا۔ نفس کا پاکیزہ ہونا یہ ہے کہ ہر طرح کے شر اور عیب سے پاک ہو۔ ریاکاری ہے' بد اخلاقی ہے' اللہ جل شانہ کی نافرمانی ہے' غیبت' جھوٹ' فریب' دغا' خیانت' حرام کمانا' حرام کھانا' زنا' چوری' تہمت' بہتان' الزام وغیرہ۔ یعنی ہر طرح کی رذالت' شرارت' خباثت' خیانت' ہر طرح کی معصیت' ان سب سے پاک ہونا کامیابی کا ذریعہ ہے اور ہر طرح کی نیکیوں سے متصف ہو جانا کامیابی کا دوسرا ذریعہ اور زینہ ہے جس کو اگلی آیت میں ارشاد فرمادیا۔ اب غور فرمالیں کہ قرآن نے کس چیز کو کامیابی قرار دیا ہے اور ہم کس چیز کو کامیابی سمجھ رہے ہیں۔

چونکہ عام طور سے لوگ دنیا ہی کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی کو آگے رکھتے ہیں اور دنیا میں کامیابی تلاش کرتے ہیں۔ اس لئے ساتھ ہی بعد والی آیت میں تنبیہ فرمادی کہ تم لوگ دنیا کو ترجیح دیتے ہو۔ حالانکہ آخرت بدرجہا بہتر ہے اور باقی اور دائمی چیز ہے۔

اب چند آیات قرآنی کا ترجمہ مطالعہ فرمائیں جن میں بتایا ہے کہ کامیابی کیا ہے اور کامیابی کے کام کیا ہیں اور کامیاب کون لوگ ہیں۔ سورت آل عمران میں فرمایا:

ترجمہ:...... ”اور جو شخص اسلام کے علاوہ کوئی دین تلاش کرے تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں تباہ کاروں میں سے ہوگا۔“

کامیابی کی سب سے بڑی شرط اسلام قبول کرنا ہے۔ اس کے بغیر کوئی کامیابی نہیں اور کوئی عمل قبول نہیں۔ سورت نور میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ:...... ”مومنین کی بات تو بس یہی ہے کہ جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جائے تاکہ ان کے درمیان فیصلہ فرمائے تو یوں کہیں کہ ہم نے سن لیا اور مان لیا اور ایسے ہی لوگ فلاح پانے والے ہیں اور جس نے اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی اور اللہ سے ڈرا اور اس کی مخالفت سے پرہیز کیا تو ایسے ہی لوگ کامیاب ہیں“

سورت احزاب میں فرمایا:

ترجمہ:...... ”اور جس نے فرمانبرداری کی اللہ کی اور اس کے رسول کی تو اسے کامیابی حاصل ہوگئی۔“

سورت لقمان میں فرمایا:

ترجمہ:...... ”الم۔ یہ آیات ہیں ایسی کتاب کی جو حکمت والی ہے جو ہدایت ہے اور رحمت ہے۔ اچھے کام کرنے والوں کے لئے جو قائم کرتے ہیں نماز کو اور ادا کرتے ہیں زکوٰۃ کو اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہیں۔“

سورت جمعہ میں فرمایا:

ترجمہ:...... ”جب نماز پوری ہو چکے تو زمین میں چلو پھرو اور اللہ کا فضل تلاش کرو اور بکثرت اللہ کو یاد کرتے رہو تاکہ تم فلاح پاؤ۔“

سورت منافقون میں فرمایا:

ترجمہ:...... ”اے ایمان والو! تمہارے مال اور تمہاری اولاد تم کو اللہ کی یاد سے غافل نہ کردیں اور جو شخص ایسا کرے گا سو یہی لوگ ہیں خسارہ میں پڑنے والے۔“

سورت فاطر میں فرمایا:

ترجمہ:...... ”بلاشبہ جو لوگ اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور جو کچھ ہم

نے ان کو دیا خفیہ طریقہ پر اور اعلانیہ طریقہ پر اس سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ لوگ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جو کبھی برباد نہ ہوگی تاکہ ان کو ان کے پورے پورے اجر عطا فرمائے اور اپنے فضل سے زیادہ دے۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا بڑا قدردان ہے۔"

سورت نساء میں میراث اور وصیت کے احکام بیان فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا:

ترجمہ:...... "یہ اللہ کی حدود ہیں اور جو شخص اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی وہ اسے داخل فرمائے گا ایسے باغیچوں میں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے اور جو نافرمانی کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس کی حدود سے آگے بڑھے وہ اسے آگ میں داخل فرمائے گا وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس کے لئے عذاب ہوگا ذلیل کرنے والا۔"

سورت الشمس میں فرمایا:

"یقیناً وہ کامیاب ہوا جس نے نفس کو پاک کیا اور وہ نامراد ہوا جس نے اس کو (گناہوں میں) دبادیا۔"

سورت المومنون میں فرمایا:

"بے شک کامیاب ہوئے ایمان والے جو اپنی نمازوں میں خشوع کرنے والے ہیں' اور جو لغویات سے اعراض کرنے والے ہیں' اور جو زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں' اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ مگر اپنی بیبیوں سے اور ان باندیوں سے جن کے وہ مالک ہیں تو ان پر کوئی الزام نہیں۔ پس جو اس کے علاوہ کا طلب گار ہو تو ایسے لوگ حد سے آگے نکلنے والے ہیں اور جو اپنی امانتوں اور عہد کی نگہداشت رکھنے والے ہیں اور جو اپنی نمازوں کی پابندی کرنے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگ ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے۔ وہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔" سورت بروج میں فرمایا:

"بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے ان کے لئے باغ ہوں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ یہ بڑی کامیابی ہے۔" سورت انعام میں فرمایا:

"آپ فرمادیجئے کہ بلاشبہ میں ڈرتا ہوں بڑے عذاب سے اگر اپنے رب کی نافرمانی کروں۔ اس دن جس سے عذاب ہٹادیا گیا۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس پر رحم فرمایا اور یہ کھلی کامیابی ہے۔"

سورت جاثیہ میں فرمایا:

ترجمہ:...... "جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کئے تو ان کو ان کا رب اپنی رحمت میں داخل کرے گا اور یہ کھلی کامیابی ہے۔"

ان آیات سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان لانے اور اس کے بھیجے ہوئے دین یعنی اسلام کو قبول کرنے میں‘ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری میں‘ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے میں گناہوں سے بچنے میں‘ نمازیں قائم کرنے میں‘ زکوتیں ادا کرنے میں‘ اور زکوٰۃ کے علاوہ خفیہ اور اعلانیہ طور پر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے مال خرچ کرنے میں‘ قرآن مجید کی تلاوت میں‘ اللہ تعالیٰ کے ذکر میں‘ نفس کو بری خصلتوں سے پاک کرنے میں‘ اور شرمگاہوں کو محفوظ رکھنے میں‘ اور عہد اور امانت کی نگہداشت کرنے میں‘ اور ہر گناہ سے پرہیز کرنے میں کامیابی ہے۔ یہ کامیابی کیا ہے؟۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی ہے اور اس رضامندی کا صلہ جنت ہے۔ جس میں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہوگا۔ اس کامیابی کو: ”الفوز المبین۔“ (کھلی کامیابی) بتایا اور اس کامیابی سے سرفراز ہونے والوں کو: ”الفائزون۔“ اور: ”المفلحون۔“ کا لقب عطا فرمایا۔ برخلاف اس کے ان لوگوں کو تباہ کار بتایا جو اسلام قبول نہ کریں اور جن کو مال و اولاد اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل کردے اس کو خسارہ والا بتایا۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے اور اللہ تعالیٰ کی حدود سے آگے بڑھ جائے۔ اس کے بارے میں فرمایا کہ وہ دوزخ میں داخل ہوگا اور اس کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب ہوگا۔

بقیہ: مسٹر ڈوئی

پھر کمال ہوشیاری یہ ہے کہ بڑی صفائی سے ایڈیٹر مذکور لکھتا ہے کہ پیشگوئی کے یہ لفظ تھے کہ:

”وہ (ڈوئی) میری آنکھوں کے سامنے اور میرے دیکھتے دیکھتے حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیا کو چھوڑ جائے گا۔“ (ریویو ج ۶ نمبر ۴‘ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۹ سطر ۱۴‘ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۶۱۹)

پس ہم بھی اسی ایک بات پر فیصلہ کرتے ہیں کہ پیشگوئی کے یہ الفاظ دکھا دو تو ہم بھی مان جائیں گے کہ کرشن جی کی یہ پیشگوئی سچی ہوئی۔

مرزائیو! اور مرزا کے ایڈیٹرو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ انصاف کر کے اور تقویٰ سے کام لے کر پیشگوئی کے یہ الفاظ دکھا دو۔ نہیں تو یاد رکھو کہ ”مرقع قادیان“ تمہارے ہی مقابلہ کے لئے جاری ہوا ہے۔ تم دیکھ لوگے کہ عمر بھر اس تقاضا سے تمہاری جان نہ چھوٹے گی۔ آج تک مرزا جی جس قدر ہمارے مواخذات سے چلائے ہیں۔ اس سے زیادہ چلاؤ گے:

نازک کلائیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

مولانا اللہ وسایا

بکھرے موتی

جنت کی چار سردار عورتیں: حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک دن زمین پر چار نشان لگائے اور صحابہ کرامؓ سے ارشاد فرمایا جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت کی عورتوں کی افضل چار عورتیں ہیں۔ ۱...... خدیجہ الکبریٰ بنت خویلد۔ ۲...... فاطمۃ الزہراءؓ بنت محمدؐ۔ ۳...... سیدہ مریم علیہ السلام۔ ۴...... آسیہ بنت مزاحم (زوجہ فرعون) (جو جنت میں آپ ﷺ کی زوجہ ہوں گی) (ابن کثیر مع البغوی ج۸ ص۴۲۱)

قرآن میں کسی عورت کا نام: تفسیر مواہب الرحمٰن پ۲۸ ص۴۷۶ پر ہے کہ: ’’سیوطیؒ نے علماء سے نقل کیا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے کسی عورت کا نام نہیں ذکر فرمایا۔ سوائے مریم علیہا السلام کے تا کہ کافروں کی حماقت دور ہو جو کفر وضلالت میں پڑ کر شان الوہیت میں قبیح کلمہ کہتے ہیں کہ وہ زوجہ (اللہ تعالیٰ کی) ہے۔ اور عیسیٰ علیہ السلام بیٹا ہے۔ حالانکہ کوئی مروت والا آدمی اس امر کو نہیں پسند کرتا سکتا ہے کہ: ’’اس کی زوجہ کا تذکرہ اس طرح محفل میں عام ہو۔‘‘

سیدنا نوح علیہ السلام وسیدنا لوط علیہ السلام: تفسیر کشاف ج۴ ص۵۷۴ پر زیر آیت: ’’فنفخنا فیھا من روحنا۔‘‘ کے تحت حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ سیدنا نوح علیہ السلام کی اہلیہ کا نام ’’واعلہ‘‘ اور سیدنا لوط علیہ السلام کی اہلیہ کا نام ’’واھلہ‘‘ تھا۔

توبہ نصوح: تفسیر کشاف حوالہ مذکور میں آپ ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص سورۃ تحریم کی تلاوت کرے گا اللہ تعالیٰ اسے توبہ نصوح کی توفیق بخشیں گے۔

اصلاح کے پانچ درجات: تفسیر معالم العرفان ج۱۸ ص۵۷۸ پر طبقات صوفیاء کے حوالہ سے منقول ہے کہ اصلاح کے پانچ درجات ہیں: ۱...... بچوں کی اصلاح مکتب میں ہوتی ہے۔ ۲...... چوروڈاکو کی اصلاح

جیل میں ہوتی ہے۔۳......نوجوانوں کی اصلاح علم سے ہوتی ہے۔۴......عورتوں کی اصلاح گھر میں ہوتی ہے۔۵...... بوڑھوں کی اصلاح مسجد میں ہوتی ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش: تفسیر معالم العرفان ج۱۲ص۳۸۵ پر ہے:

''فنفخنا فیھا من روحنا'' پھر ہم نے اس (مریم) میں اپنی طرف (بذریعہ جبرائیل علیہ السلام) روح پھونک دی۔ جس سے آپ کو حمل قرار پا گیا اور اس فعل کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا۔ (کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا) کہ ہم نے روح پھونک دی اور پھر یہ ہوا کہ حمل قرار پانے کے بعد بچہ (سیدنا عیسیٰ علیہ السلام) پیدا ہونے میں نو ماہ انتظار نہیں کرنا پڑا بلکہ چند ہی گھنٹوں کے بعد دردزہ شروع ہو گیا اور پھر مسیح علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔

علمی لطیفہ: روح المعانی کے علامہ آلوسی نے ایک واقعہ لکھا ہے کہ ہارون الرشید کے دربار میں ایک نصرانی طبیب نے حضرت علی بن الحسین واقدیؒ سے مناظرہ کیا اور ان سے کہا کہ تمہاری کتاب (قرآن مجید) میں ایسا لفظ موجود ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا جزو ہیں اور دلیل میں یہ پڑھ دی جس میں روح منہ کے الفاظ ہیں۔ علامہ واقدی نے ان کے جواب میں دوسری آیت پڑھ دی: ''وسخرلکم مافی السموات ومافی الارض جمیعا منہ۔'' اس آیت میں کہا گیا ہے کہ آسمانوں اور زمینوں میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ سے ہے اور منہ سے سب چیزوں کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کر دی گئی ہے اور فرمایا کہ روح منہ کا اگر مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کا جزو ہیں تو اس آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ آسمان و زمین جو کچھ ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کا جزو ہے؟ یہ جواب سن کر نصرانی طبیب لاجواب ہو گیا اور مسلمان ہو گیا۔ (معارف القرآن ج۲ص۶۱۸)

قادیانیوں کو احمدی کہنا اسلام سے کھلی بغاوت ہے ان کو قادیانی یا مرزائی کہنا چاہئے

جو مسلمان قادیانیوں کو احمدی کہتا ہے وہ حضور سرور کائنات ﷺ کی بے ادبی اور آپ ﷺ کا دل دکھاتا ہے۔ کیونکہ حضور خاتم النبیین ﷺ نے فرمایا کہ زمین پر میرا نام محمد (ﷺ) اور آسمان پر احمد (ﷺ) ہے۔ لہذا احمدی اور محمدی صرف اور صرف مسلمان ہیں۔ قادیانی مرتد کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں نہ کہ احمدی۔

سرگودھا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مطبوعہ لٹریچر مفت حاصل کرنے کیلئے:

دفتر ختم نبوت لکڑ منڈی حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی سے رابطہ کریں۔ فون: 710474

سید شمشاد حسین

حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کے حالات وواقعات

قرآن پاک حفظ کرنے کا قصہ

ایک سال بزمانہ طالب علمی حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ رمضان میں سہارنپور سے اور مولوی صدیق احمد مالیر کوٹلہ سے وطن آئے ہوئے تھے کہ دونوں حضرات ایک تیسرے عزیز مولوی حمید علی کو کہ وہ بھی طالب علم تھے حافظ رحیم بخش کے پاس گئے اور درخواست کی کہ امسال ہماری مسجد میں قرآن مجید سنا دیجئے کہ جو لوگ ضعف کے سبب یہاں نہیں آسکتے ان کے کان بھی اس کے لذت کشیدہ بن جاویں۔ مگر انہوں نے بے پرواہی کے ساتھ ٹکا سا انکاری جواب دے دیا اور بار بار اصرار پر انہوں نے تیز لفظوں میں کہا کہ ایسا ہی قرآن سننے کا شوق ہے تو خود حفظ کیوں نہیں کر لیتے۔ حدیث پڑھنے کے لئے تو آمادہ ہو مگر قرآن یاد نہیں ہوتا؟۔ ان کا یہ کہنا حضرت کو بہت شاق گزرا کہ گویا قرآن مجید کا حفظ کرنا حدیث شریف پڑھنے سے زیادہ مشکل اور دشوار ہے۔ اس لئے وہاں تو خاموش ہو گئے۔ مگر تینوں نے مشورہ کیا کہ اس مرتبہ جس طرح ہو سکے گزارہ کر لو۔ مگر آئندہ سال دس دس پارے یاد کر کے وطن آویں گے۔ چنانچہ بعد رمضان اپنے اپنے مدرسہ میں چلے گئے اور مطالعہ کتب وتکرار سے جو وقت بچتا اس میں قرآن مجید حفظ کرنا شروع کر دیا۔ ہر چند کہ ارادہ دس پارہ کا تھا مگر جب سلسلہ چل پڑا تو آپ کی بڑھنے والی ہمت رکی نہیں اور نتیجہ یہ ہوا کہ آپ جب آخر رمضان میں وطن واپس آئے تو پورے قرآن مجید کے حافظ تھے۔ (ص ۴۰)

استقامت

آپ کی جوان لڑکی ہانی مرحومہ تپ دق میں مبتلا ہوئی اور جب اس کی زندگی سے یاس ہوئی تو آپ اس کو انبیٹھہ لے گئے۔ قبل رمضان آپ چھٹیوں میں وطن آئے تو اس کا پیمانہ حیات لبریز ہوا۔ مرحومہ کی دنیوی زندگی کی سب سے آخری رات آئی تو اس نے بھی محسوس کر لیا کہ اب دن کی دھوپ یا شب کی چھاؤں دیکھنا نصیب میں نہیں۔ اس لئے مرحومہ نے باپ سے خواہش کی کہ ابا آج آخری تکلیف اور اٹھا لو اور یہ شب میرے

پاس بیٹھ کر گزار لو کہ تمہارا چہرہ دیکھتی ہوئی رخصت ہو جاؤں۔ مرحومہ کا محبوب شوہر مجنون ہو چکا تھا اور اس کے بقید حیات ہوتے ہوئے گویا مر جانے سے اس مرحومہ کے قلب پر ایسا صدمہ بیٹھا تھا کہ یہی بظاہر اس کے تپ کہنہ میں مبتلا ہونے کا سبب ہوا تھا۔ اس لئے حضرت کو اس لخت جگر کے ساتھ محبت بھی زیادہ تھی۔ آپ کئی راتیں اس کی تیمار داری میں ایسی گزار چکے تھے کہ سونا برائے نام ملا تھا اور یہ تو فیصلہ کن شب تھی جس کے متعلق حضرت بھی سمجھ چکے تھے کہ کل کا دن منظور نظر کے مٹی میں چھپانے اور کفن دفن میں مشغول ہونے کا ہے۔ اس لئے ماں باپ دونوں اس کے پاس بیٹھ گئے۔ نصف شب گزری تھی کہ سانس میں تغیر پیدا ہو گیا اور سکرات شروع ہو گئی۔ رات کا سناٹا تھا اور حضرت کے لئے یہ جانگداز نظارہ۔ یاسین شریف پڑھتے تھے اور بیٹی پر دم کرتے جاتے تھے۔ اس حسرت ناک منظر میں وہ وقت آ گیا جس میں حضرت کا اپنے مولا کے سامنے حاضری دینے اور اس کے کلام پاک کے تین جزو اس کو سنانے کا معمول تھا۔ اس لئے آپ بیوی کو یہ کہہ کر کہ تم ہانی کے سانس دیکھتی رہو۔ میں چند نفلیں پڑھ لوں۔ اٹھ کھڑے ہوئے اور وضو فرما کر اپنے اس شغل میں لگ گئے جس کے پچاس برس سے عادی تھے۔ اس حالت میں بھی آپ ہمیشہ کی کلام اللہ پڑھنے کی عادت مستمرہ سے غافل نہ ہوئے اور وہی تعداد پوری فرمائی جس کی عادت تھی۔ ہاں ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرتے اور اہلیہ سے پوچھتے کہ کیا حال ہے اور جب یہ جواب سنتے کہ ابھی سانس باقی ہیں تو پھر نیت باندھ لیتے اور تلاوت شروع فرما دیتے۔ آخر ادھر آپ کا معمول ختم ہوا ادھر مرحومہ کے سانس ختم ہوئے کہ سلام پھیرنے پر جب آپ نے پوچھا کیا حال ہے تو جواب سنا کہ رخصت ہوئی اور اللہ کو پیاری ہوئی۔ تب آپ انا للہ پڑھ کر جنازہ کے سرہانے آبیٹھے اور اہلیہ سے فرمایا کہ ابھی تو وقت باقی ہے نفلیں پڑھنا ہوں تو پڑھ لو۔ اللہ اللہ یہ ہے اہل اللہ کی استقامت کہ کیسے ہی حالات کیوں نہ ہوں اپنے معمولات اور تعلق مع اللہ سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔

بقیہ: شغف نماز

۲۷............ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کو نماز کے لئے کھڑے ہوئے تو آپ ﷺ اس میں بہت دیر تک سجدے میں رہے۔ یہاں تک کہ اس طویل سجدے کی وجہ سے میں نے گمان کیا کہ آپ ﷺ کا وصال ہو گیا۔ جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں اٹھی اور حضور ﷺ کے انگوٹھے کو میں نے ہلایا تو اس میں حرکت ہوئی اور میں لوٹ گئی۔ میں نے سنا آپ ﷺ سجدے میں پڑھ رہے تھے: ”اعوذ بعفوک من عقابك واعوذ برضاك من سخطلك واعوذ بك منك اتيك لا احصي ثناء عليك انت كما اثلنيت على نفسك!

ساجد مقصود فاروقی

عظمت انسان

دنیا میں بسنے والا کوئی بھی انسان جہاں کہیں بھی وہ رہتا ہو اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کا ایک مقام ہوتا ہے۔

رب قدوس اپنے فرمودات میں اور سرور کونین ﷺ اپنے ارشادات میں انسان کی عظمت کو واشگاف لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ انسان کی غیبت کو زنا سے بڑا گناہ قرار دیا گیا۔ انسانی قتل جرم عظیم ہو گیا۔ ہتک انسانی اور انسان کا غلط نام لینے سے سختی سے منع کیا گیا۔ جس انسان میں جو برائی بھی ہو اسے بیان کرنے سے منع کیا گیا اور اس کی اچھائی پر اسے داد دینے اور اس کے لئے استقامت کی دعا کرنے کا حکم دیا گیا۔ انسان کی پیٹھ پیچھے برائی کرنے سے سختی سے منع کیا گیا۔ اگر ایک انسان میں واقعتاً کوئی عیب بھی ہو تو بھی اسے نشر کرنے سے منع کیا گیا اور انسانی لغزشوں کو چھپانے کو آخرت کی بشارتوں سے نوازا گیا۔

قارئین کرام! عظمت انسان کے حوالے سے احادیث رسول ﷺ کی ورق گردانی کرتے ہیں:

کسی کی غیبت کرنا: حضور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔ میں معراج کی رات ایک قوم کے پاس سے گزرا جو اپنے چہرے کو اپنے ناخنوں سے نوچ رہے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کی پیٹھ پیچھے غیبت کیا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آگ اتنا جلدی خشک لکڑیوں کو نہیں لگتی جتنا جلدی غیبت انسان کی نیکیوں کو لگتی ہے۔ حضور ﷺ کے سامنے ایک آدمی کا ذکر ہوا۔ تو کہا گیا یہ شخص کتنا عاجز ہے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم نے اس کی غیبت کی۔

حضرت ابوبرزہ اسلمیؓ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے لوگو! جو آدمی زبان سے ایمان لایا لیکن اس کے دل میں ایمان نہ اترا تو اس کا کچھ فائدہ نہیں۔ تم لوگ مسلمانوں کی غیبت نہ کیا کرو اور نہ ان کی عیب جوئی کیا کرو۔ کیونکہ جو بھی ان کی خفیہ برائیوں کے پیچھے پڑے گا وہ خود رسوا ہو گا اور اللہ تعالیٰ جس کی برائیوں کے درپے ہو۔ اس کو اس کے علاقہ میں رسوا کر دے گا۔

قارئین کرام! اگر آپ غور کریں تو ان احادیث میں عظمت انسان بیان ہوتی ہے۔ اگر کوئی کسی انسان

کو صرف عاجز کہے تو یہ بھی جرم ہے۔ اگر کوئی کسی کی برائی بیان کرے تو خود رب تعالیٰ کی ذات بیان کرنے والے کو رسوا اور ذلیل کر دیتی ہے اور اگر نیک ہے تو نیک انسان کی نیکیاں بھی دیمک کی طرح غیبت ختم کر دیتی ہے اور قیامت میں یہ ذلت کہ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے ہی چہرے کو نوچتے ہیں۔ رب کی ذات جمیع المسلمین کو اس مضر ایمان بیماری سے محفوظ فرمائے۔

انسان کا غلط نام: حضرت سعید بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو آدمی کسی کو غلط نام سے بلاتا ہے فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ انسانی نام کی اتنی عظمت ہے کہ جو کسی انسان کو غلط نام سے پکارتا ہے اللہ تعالیٰ اپنی نورانی مخلوق ملائکہ کو حکم دیتے ہیں کہ اس پر لعنت کریں۔ اب آپ خود اندازہ کریں کہ جس انسان پر فرشتے لعنت کرتے ہیں اسے مزید کیا کہا جائے۔

انسانی آبروریزی: حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا خون کرنا' اس کا مال لینا اور اس کی آبروریزی کرنا حرام قرار دیا ہے۔ حضور ﷺ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا! اے ابو ہریرہؓ اگر تم پسند کرتے ہو کہ پل صراط پر ایک پل بھی نہ رکو اور سیدھے جنت میں داخل ہو جاؤ تو اپنی پشت کو مسلمان کے خون' ہتک' عزت اور مالوں سے ہلکا رکھو۔

قارئین کرام! آپ خود ہی اندازہ لگائیں کہ اسلام کی تعلیمات میں انسان کی کتنی عظمت ہے کہ انسان کو قتل کرنا' اس کا مال چوری کرنا اور اس کی آبروریزی کرنا گناہ کبیرہ قرار دیئے گئے اور کلمہ گو کے لئے انہیں مطلق حرام قرار دیا گیا۔ کسی بھی حال اور کسی بھی صورت میں بندہ مومن کو یہ کام کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

خاموشی: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس بندے پر رحمت فرماتے ہیں جو اچھی بات کرتا ہے۔ ورنہ خاموش رہتا ہے۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا عبادت کے دس حصے ہیں۔ نو حصے خاموشی میں اور ایک حصہ لوگوں سے دور رہنے میں ہے۔ حضور سرور کونین ﷺ نے فرمایا جو شخص زیادہ باتیں کرتا ہے اس کی لغزشیں زیادہ ہو جاتی ہیں۔ اس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اور جس کے گناہ بڑھ جاتے ہیں اس کی حق دار دوزخ بن جاتی ہے۔ قارئین کرام! رسول اللہ ﷺ ہمیں یہ تاکید فرماتے ہیں کہ یا تو اچھی اور مذہبی گفتگو کریں اور یا پھر خاموش رہیں۔ اگر اچھی محفل میسر نہ آئے تو اپنے گھر میں بیٹھے رہیں اور اپنے گناہوں کو یاد کر کے روتے رہیں۔ اللہ رب العزت ہمیں لایعنی باتوں سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین!

مولانا عبدالرحمٰن جامی

قابل لعنت اعمال

محترم قارئین کرام! اللہ کریم کی رحمت سے دور کرنے کو لعنت کہتے ہیں۔ کافروں اور مشرکوں پر تو لعنت ہے ہی جو لوگ فسق وفجور میں مبتلا ہیں ان کے بعض اعمال پر بھی لعنت آئی ہے۔ اللہ کریم نے توفیق دی کہ ایسی احادیث جمع کروں جن میں مختلف اعمال پر لعنت وارد ہوئی ہے۔ کتب حدیث میں مختصر سی جستجو سے جو احادیث مل گئیں وہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ مگر اہل علم محنت کریں تو انشاء اللہ العزیز مزید روایات مل جائیں گی۔ انسانوں کا یہ طریقہ ہے کہ شیطان پر لعنت بھیجتے ہیں۔ لیکن خود بہت سے ایسے اعمال میں مبتلا رہتے ہیں جو موجب لعنت ہیں۔ گناہ تو سب ہی چھوڑنے لازم ہیں۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ ان گناہوں سے پرہیز کرنے کا خصوصی دھیان کریں جو لعنت کے اسباب ہیں۔

شراب پینے والے دس آدمیوں پر لعنت: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ہادی عالم ﷺ نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت بھیجی ہے:

۱...... شراب بنانے والوں پر۔ ۲...... شراب بنوانے والوں پر۔ ۳...... اس کے پینے والوں پر ۴...... اس کے اٹھانے والوں پر۔ ۵...... جس کی طرف اٹھا کر لے جائی جائے اس پر۔ ۶...... اس کے پلانے والوں پر۔ ۷...... اس کے بیچنے والوں پر۔ ۸...... اس کی قیمت کھانے والے پر۔ ۹...... اس کے خریدنے والے پر۔ ۱۰...... جس کے لئے خریدی جائے اس پر۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۲۴۲ ترمذی ابن ماجہ)

مسلمان کو نقصان پہنچانا یا اس کے ساتھ مکاری کرنا: خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے کہ رحمت دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص ملعون ہے جو کسی مومن کو نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر کرے۔ (مشکوٰۃ شریف ص ۴۲۸ ترمذی)

نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ

رحمت دوعالم ﷺ نے نوحہ کرنے والی عورت اور اس کا نوحہ سننے والی عورت پر لعنت کی ہے۔(مشکوٰۃ شریف)

شوہر کی نافرمانی: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رحمت دوجہاں ﷺ نے کہ جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ انکار کر دے جس کی وجہ سے شوہر غصہ کی حالت میں رات گزارے تو اس عورت پر صبح ہونے تک فرشتے لعنت کرتے رہیں گے۔(مشکوٰۃ ص ۲۸۰ بخاری و مسلم)

حضرات صحابہ کرامؓ کو برا کہنا: حضرت عبداللہؓ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا خاتم الانبیاء ﷺ نے کہ جب تم ان لوگوں کو پاؤ جو میرے صحابہ کرامؓ کو برا کہتے ہیں تو ان سے کہہ دو کہ تمہارے شر پر اللہ کریم کی لعنت ہو۔(مشکوٰۃ ص ۵۵۴)

سود کھانا یا سود کا کاتب اور گواہ بننا: حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ سرور دوعالم ﷺ نے لعنت بھیجی سود کھانے والے پر اور سود کھلانے والے پر اور اس کے لکھنے والے اور اس کا گواہ بننے والوں پر اور فرمایا کہ گناہ میں یہ سب برابر ہیں۔(مشکوٰۃ ص ۲۴۴، مسلم)

عورتوں کا قبروں پر جانا اور وہاں چراغ جلانا: حضرت عبداللہؓ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبروں کی زیارت کے لئے جانے والی عورتوں پر اور ان لوگوں پر لعنت فرمائی جو قبروں کو سجدہ گاہ بنائیں۔(ابوداؤد)

پیسے کا غلام بننا: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ سید دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دینا کا غلام اور درہم کا غلام لعنت کیا گیا ہے۔(مشکوٰۃ شریف ص ۴۴۱)

اس حدیث میں اصل دنیادار کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔یوں تو دنیا میں پیسہ سبھی کماتے ہیں اور کمانا بھی پڑتا ہے۔حلال کمائیں۔حلال کھائیں۔اس میں کچھ حرج نہیں۔بلکہ اپنی ضرورتوں کے لئے حلال کمانے میں ثواب بھی ہے۔لیکن یہ کہ پیسے ہی کا غلام ہو کر رہ جائے پیسے ہی کے لئے کمائے اور نہ حلال دیکھے نہ حرام دیکھے۔سوئے بھی پیسے کے لئے اور جاگے بھی پیسے کے لئے۔کسی سے ملے تو پیسے کے لئے۔نہ تن کا ہوش ،نہ پیٹ کا خیال ،نہ ماں باپ ،نہ اولاد کا خیال ،نہ اللہ کریم کے فرائض اور واجبات کا دھیان۔بس کمانا ہی کمانا ہے۔ایسا شخص دینار و درہم کا غلام ہے۔اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت کی گئی ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

ڈاکٹر ڈوئی امریکن کی موت پر مرزا قادیانی کی الہام بافی

مرزا قادیانی کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جس وقت وہ الہام شائع کرتے تھے اس وقت خود ان کو یہ خبر نہیں ہوتی تھی کہ آئندہ کو کیا پیش آئے گا۔ اس لئے جیسا جیسا وقوعہ پیش آتا تکتے چھانٹا کرتے تھے۔

امریکہ کے ملک میں ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تھا جس نے مرزا قادیانی کی طرح نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ جس پر کرشن جی قادیانی (مرزا قادیانی نے سیالکوٹ کے لیکچر میں یہ خطاب اپنے لئے خود تجویز کیا تھا۔ فرمایا تھا کہ ہم ہندوؤں کے لئے کرشن ہیں۔ لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳' خزائن ج ۲۰ ص ۲۲۸) کو غصہ آیا کہ اب ہیں۔ ایک ہم اور ایک تو؟ یاد رکھ:

ہم اور غیر دونوں کو یکجا بہم نہ ہوں گے
ہم ہونگے وہ نہ ہونگے وہ ہونگے ہم نہ ہونگے

مگر وہ کوئی ایسا کوہ وقار تھا کہ اس نے کبھی پھر کر بھی نہ دیکھا کہ پیچھے کون آتا ہے۔ خدا کی شان قضاء الٰہی سے وہ فوت ہو گیا۔ بس پھر تو مرزا جی کی بن آئی۔ لگے وہ بھی اور ان کے چیلے بھی بغلیں بجانے۔ چنانچہ ۷ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا۔ جو یہ ہے:

حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا صدق کھل گیا اور کذاب و مفتری ڈوئی مر گیا۔ (مرقع قادیانی بابت جولائی ۱۹۰۷ء ص ۴)

بنگر اے قوم نشانہا سے خدا وند قدیر
چشم بکشا کہ برچشم نشانیت کبیر

امریکہ کے کذاب و مفتری ڈاکٹر جان الگزنڈر ڈوئی کے نام سے الحکم کے ناظرین اور انڈیا کی مذہبی دنیا بخوبی واقف ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس نے الیاس اور عہد نامہ کا رسول ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور بالآخر اس نے مسلمانان عالم کی ہلاکت کی پیشگوئی بڑے زور و شور سے اپنے اخبارات لیوز آف ہیلنگ میں کی تھی۔ جس پر مسیح

موعود (مرزا قادیانی) نے ۱۹۰۳ء کی تیسری سہ ماہی میں اس کا ایک جواب انگریزی زبان میں بشرت امریکہ میں شائع کیا تھا اور ستمبر ۱۹۰۲ء کے اردو میگزین میں اس کا ترجمہ دیا گیا تھا۔ اور اخبارات سلسلہ میں بھی اس کا ذکر کیا گیا۔ اس پیشگوئی کا خلاصہ یہ تھا کہ کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔

دیکھئے کس زور کی عبارت ہے اور کس مضبوطی سے دعویٰ ہے مگر ناظرین آگے چل کر جان لیں گے کہ یہ مضبوطی نہیں بلکہ ڈھٹائی ہے۔ خیر اس کے جواب میں ہم نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۹ مارچ میں ایک مضمون لکھا۔ جو یہ ہے:

کرشن قادیانی امریکن ڈوئی ہمارے مرزا قادیانی کی طرح امریکہ میں بھی ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تھا جس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ اب اس کے مرنے کی خبر آئی ہے۔ جس پر قادیانی کرشن کی پارٹی مارے خوشی کے آپے سے باہر ہوئی جاتی ہے۔ کہ ہمارے کرشن کی پیشگوئی ثابت ہوگئی۔ اس لئے ہم ان بہادروں سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ بتلاؤ تمہارے کرشن جی قادیانی نے کب پیشگوئی کہ تھی۔ اس کی تاریخ معہ اصلی الفاظ کے ظاہر کرو۔ مگر یاد رکھنا مولوی اسماعیل مرحوم علیگڑھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری کے معاملہ کی طرح اس کو بھی خورد برد نہ کر جانا بلکہ بہت جلد ہمارا معقول جواب دینا۔ بدر اور الحکم وغیرہ کے ایڈیٹرو! تمہیں تو کھانا حرام ہے جب تک مہاتما کرشن جی کی اصل پیشگوئی مع تاریخ شائع نہ کرو:

تاسیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

اس کو دیکھ کر الحکم کے ایڈیٹر نے الحکم مورخہ ۱۹ مارچ میں جواب دیا۔ جو یہ ہے:

کیا ثناء اللہ مان لے گا؟

امرتسری منکر مولوی ثناء اللہ امرتسری عجیب وغریب مذبوحی حرکات کرنے کا عادی ہے اور اس کی چشم بینا ایسی بند ہے کہ وہ دیکھتا ہوا نہیں دیکھتا اور سنتا ہوا نہیں سنتا۔ جب کوئی نشان پورا ہوتا ہے تو اپنے اسلاف منکروں کے نقش قدم پر چل کر کہہ دیتا ہے: "سحر مستمر۔" ڈاکٹر ڈوئی مفتری رسول کی موت کی پیشگوئی پوری ہونے پر وہ مجھے کہتا ہے کہ تمہیں کھانا حرام ہے جب تک مہاتما کرشن جی اصل پیشگوئی بتاریخ شائع نہ کرو:

تاسیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

میں امرتسری منکر کی قسم کی پرواہ کرتا ہوں کہ اور: "دروغ گو راتا نجانہ اش باید رسانید" پر عمل کرنے کے لئے اسے الحکم ۷ مارچ ۱۹۰۷ء کے ص ۱۲، ۱۳، ۱۴ کے پڑھنے کی تکلیف دیتا ہوں

جہاں پیشگوئی کے اصلی الفاظ درج ہیں۔ اب اگر ثناء اللہ راستباز ہے تو اسے تسلیم کرے اور اگر وہ خدائے تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے تو سچائی نے اپنی غلطی کا اعتراف کرے اور تکذیب سے باز آئے۔ (ایڈیٹر الحکم، ص ۱۵)

اس جواب میں ایڈیٹر الحکم نے ہمارے جواب کے لئے ۷ مارچ کے الحکم کا حوالہ کافی سمجھا۔ جس میں اس نے پیشگوئی کا خلاصہ یہ لکھا تھا کہ:

"کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہو جائے گا۔"

مگر ناظرین بانصاف غور کریں کہ ہم نے جو سوال کیا تھا وہ ڈوئی کے متعلق اصل عبارت سے تھا نہ کہ اس کے خلاصے کے متعلق۔ خلاصہ تمہارا تو اسی قسم کا ہوتا ہے۔ اصل عبارت تو تھی کہ پندرہ ماہ کے اندر آتھم مر جائے گا۔ مگر اس کو چھانٹتے چھانٹتے آخر ایسا تناسخ کے چکر میں ڈالا کہ اس کی اصلی اور نقلی صورت میں اس سے زیادہ فرق معلوم ہوتا ہے جو بقاعدہ تناسخ بداعمال انسان کو بدکرداری کی وجہ سے انسانی شکل سے کتے اور بلے کی جون نصیب ہوتی ہے۔ مگر ہوشیار ایڈیٹر مذکور سمجھ گیا کہ ہماری پکڑ کوئی معمولی نہیں۔ اس لئے اس نے اپنے بزرگ کی طرح بڑی چالاکی سے اصل عبارت کو چھپا کر اس کے خلاصہ کا حوالہ بتلایا۔ پھر خلاصہ بھی وہ جس کو دیکھ کر سوال پیدا ہوا تھا۔

مرزائی پارٹی کا ایک اعلیٰ لیڈر جو گو مرزائی تقلید میں پھنسا ہوا ہے تاہم اس کے قلم سے کبھی کبھی سچ نکل جایا کرتا ہے۔ یعنی قادیانی ریویو کا ایڈیٹر لکھتا ہے:

"ہم نہیں کہتے کہ کوئی شخص بلا تحقیق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی پیشگوئیوں کو آمنا وصدقنا کہہ دے۔ بلکہ ہم صرف انہیں اس بات کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ وہ محقق نظر سے غور کریں۔" (اپریل ۱۹۰۷ء، ص ۱۴۰)

اس لئے ہم "بدرا بدربايد رسانيد" عمل کرنے کو جس کتاب کا ایڈیٹر الحکم نے حوالہ دیا ہے۔ اسی سے اصل عبارت نقل کرتے ہیں۔ مگر ان کی طرح خلاصہ نہیں بلکہ اصل مضمون لفظ بلفظ سناتے ہیں۔ ناظرین بغور سنیں۔

مرزا قادیانی رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء میں ص ۳۴۴ پر لکھتے ہیں:

"رہے مسلمان! سو ہم ڈوئی صاحب کی خدمت میں باادب عرض کرتے ہیں کہ اس مقدمہ میں کروڑوں مسلمانوں کے مارنے کی کیا حاجت ہے۔ ایک سہل طریق ہے جس سے اس بات کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آیا ڈوئی کا خدا سچا خدا ہے یا ہمارا خدا۔ وہ بات یہ ہے کہ وہ ڈوئی صاحب تمام مسلمانوں کو بار بار موت کی پیشگوئی نہ

سنائیں۔ بلکہ ان میں سے صرف مجھے اپنے ذہن کے آگے رکھ کر یہ دعا کردیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔ کیونکہ ڈوئی یسوع مسیح کو خدا جانتا ہے مگر میں اس کو ایک بندہ عاجز مگر نبی جانتا ہوں۔ (یہاں تو یسوع کو نبی لکھا گیا ہے۔ اگر ضمیمہ انجام آتھم ص۶،۷ پر اسی یسوع کو خوب گالیاں سنائی ہیں۔ مرزائیو ان دونوں مقاموں کو دیکھ کر اللہ سے ڈر کر فیصلہ کرو۔) اب فیصلہ طلب یہ امر ہے کہ دونوں میں سے سچا کون ہے۔ چاہئے کہ اس دعا کو چھاپ دے اور کم سے کم ہزار آدمی کی اس پر گواہی لکھی ہو۔ اور جب وہ اخبار شائع ہو کر میرے پاس پہنچے گی تب میں بھی جواب اس کے یہی دعا کروں گا اور انشاء اللہ ہزار آدمی کی گواہی لکھ دوں گا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ڈوئی کے اس مقابلہ سے اور تمام عیسائیوں کے لئے حق کی شناخت کے لئے ایک راہ نکل آئے گی۔ میں نے ایسے دعا کے لئے سبقت نہیں کی بلکہ ڈوئی نے کی۔ اس سبقت کو دیکھ کر غیور خدا نے میرے اور یہ جوش پیدا کیا اور یاد رہے کہ میں اس ملک میں معمولی انسان نہیں ہوں۔ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ڈوئی انتظار کر رہا ہے۔ صرف یہ فرق ہے کہ ڈوئی کہتا ہے کہ مسیح موعود پچیس برس کے اندر اندر پیدا ہو جائے گا اور میں بشارت دیتا ہوں کہ وہ مسیح پیدا ہو گیا۔ اور وہ میں ہی ہوں۔ صدہا نشان زمین سے اور آسمان سے میرے لئے ظاہر ہو چکے ایک لاکھ کے قریب میرے ساتھ جماعت ہے جو زور سے ترقی کر رہی ہے۔ ڈوئی بیہودہ باتیں اپنے ثبوت میں لکھتا ہے کہ میں نے ہزارہا بیمار توجہ سے اچھے کئے ہیں۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ کیوں پھر اپنی لڑکی کو اچھا نہ کر سکا۔ اور وہ مر گئی۔ اور اب تک اس کے فراق میں روتا ہے۔ اور کیوں اپنے اس مرید کی عورت کو اچھا نہ کر سکا جو بچہ جن کر مر گئی۔ اور اس کی بیماری پر بلایا گیا۔ مگر وہ گزر گئی۔ یاد رہے کہ اس ملک کے صدہا عام لوگ اس قسم کے عمل کرتے ہیں اور سلب امراض میں بہتوں کو مشق ہو جاتی ہے اور کوئی ان کی بزرگی کا قائل نہیں ہوتا۔ پھر امریکہ کے سادہ نوجوانوں پر نہایت تعجب ہے کہ کس خیال میں پھنس گئے۔ کیا ان کے لئے مسیح کو ناحق خدا ماننے کا بوجھ کافی نہ تھا۔ کہ یہ دوسرا بوجھ بھی انہوں نے اپنے گلے ڈال لیا۔ اگر ڈوئی اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور در حقیقت یسوع مسیح خدا ہے تو یہ فیصلہ ایک ہی آدمی کے مرنے سے ہو جائے گا۔ کیا حاجت ہے کہ تمام ملکوں کے مسلمانوں کو ہلاک کیا جائے۔ لیکن اگر اس نے اس نوٹس کا جواب نہ دیا یا اپنے لاف وگزاف کی نسبت دعا کر دی اور پھر دنیا سے قبل میری وفات کے اٹھایا گیا تو یہ تمام امریکہ کے لئے ایک نشان ہو گا مگر یہ شرط ہے کہ کسی کی موت انسانی ہاتھوں سے نہ ہو۔ بلکہ کسی بیماری سے یا بجلی سے یا سانپ کے کاٹنے سے یا کسی درندے کے پھاڑنے سے ہو۔ اور ہم اس جواب کے لئے ڈوئی کو تین ماہ تک کی مہلت دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا سچوں کے ساتھ ہو۔ آمین! (ریویو آف ریلیجنز ۱نمبر ۹ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۳۴۴،۳۴۵)

یہ ہے اصل عبارت اس میں مرزا صاحب نے ڈاکٹر ڈوئی کو چیلنج دیا ہے کہ وہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے۔ یہ نہیں کہ بطور پیشگوئی کے اعلان کر دیا ہے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے گا۔

مرزائیو! مولویت کے مدعیو! تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ جملہ انشائیہ اور جملہ خبریہ میں کیا فرق ہوتا ہے۔

معزز ناظرین! خدا را ذرا کرشن جی کی اصلی عبارت دیکھتے جائیں کہ اس میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا ملتا ہے جس کا یہ مطلب ہو یا مرزا صاحب نے اعلان اور اخبار کے طور پر یہ کہا ہو کہ ہم (مرزا اور ڈوئی) میں سے جو جھوٹا ہوگا سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔ بلکہ یہی لکھا ہے کہ ڈوئی یہ دعا کرے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے۔ لیکن اس کو وہ قار ڈوئی نے کرشن جی کو دیہاتی سمجھ کر منہ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کہ کیا کہتا ہے۔ اس نے ہرگز یہ دعا نہیں کی بلکہ نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کہ قادیان میں کون رہتا ہے۔ چنانچہ مرزا جی کے رسالہ ریویو ہی سے اس کا ثبوت ملتا ہے۔ جہاں لکھا ہے:

"باوجود کثرت اشاعت پیشگوئی کے ڈوئی نے اس چیلنج کا کوئی جواب نہ دیا اور نہ ہی اپنے اخبار لیوز آف ہیلنگ میں اس کا کچھ ذکر کیا۔" (ریویو ج۶ نمبر۴ بابت اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۲)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ ڈوئی نے مرزا صاحب کے حسب منشاء دعا نہیں کی۔ پس جب اس نے دعا نہیں کی تو پھر یہ پیشگوئی یا مباہلہ نہ ہوا بلکہ یوں کہئے کہ بغیر مباہلہ کے ڈاکٹر ڈوئی کا مرزا صاحب کی زندگی میں مرنا مرزا صاحب کے مباہلہ کی تردید اور کرشن جی کی تکذیب کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے ثابت ہوا کہ اس کی عمر ہی اتنی تھی۔ اگر وہ مباہلہ کر لیتا تو دو حال سے خالی نہ تھا۔ یا تو مرزا صاحب کی زندگی میں مرتا۔ تو ثابت ہوتا کہ ان کے مباہلہ یا دعا کا اثر ہے۔ وہ اپنی اجل سے نہیں مرا۔ اور اگر مرزا صاحب کے بعد مرتا تو کھلی تکذیب ہوتی۔ غرض یہ ہے کہ مرزا صاحب کے حسب منشاء نہ تو ڈوئی نے دعا کی اور نہ ان کے چیلنج کو قبول کیا۔ اس لئے وہ اس پیشگوئی سے نہیں مرا۔ بلکہ اپنی مقررہ اجل پر مرا ہے۔ جس کو مرزا صاحب کی صداقت اور نبوت سے کچھ تعلق نہیں۔ تعجب ہے مرزائیوں کے انصاف پر کہ کس آن بان سے اس واقعہ کو پیشگوئی لکھتے ہیں۔ حالانکہ جس شرط پر یہ پیشگوئی ہونی تھی وہ شرط متحقق ہی نہیں ہوئی۔ یعنی ڈوئی نے حسب درخواست مرزا صاحب دعا نہیں کی۔ چونکہ یہ بات بہت ہی واضح ہے کہ: "اذا فات الشرط فات المشروط" جب شرط متحقق نہیں تو مشروط بھی ثابت نہیں۔ یعنی جب ڈوئی نے دعا نہیں کی تو مباہلہ بھی نہ ہوا۔ اس لئے قادیانی ریویو کا ہوشیار ایڈیٹر لکھتا ہے:

"جب وہ (ڈوئی) نہ تو اسلام کے متعلق دریدہ دہنی سے باز آیا اور نہ ہی کھلے طور پر میدان مقابلہ میں

نکلا۔ تو حضرت مسیح موعود نے ایک اور اشتہار جاری کیا۔ اس اشتہار کا عنوان یہ تھا: ”ڈاکٹر ڈوئی کے متعلق پیشگوئیاں“ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہوتا ہے۔ اب یہ خالی مباہلہ کی دعوت نہیں رہی تھی۔ بلکہ اس میں صراحت کے ساتھ ڈوئی کی ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی تھی۔“(ریویو آف ریلیجنز ج۶ نمبر۴ '۱۰اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۲)

اس عبارت سے دو امر ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ اس اشتہار سے پہلے کی تمام تحریریں مباہلہ یا پیشگوئی نہ تھیں۔ بلکہ دعوت مباہلہ تھی۔ دوسرا امر یہ ثابت ہوا کہ اس اشتہار میں جس کا ذکر اس منقولہ عبارت میں ہے صاف پیشگوئی کی گئی ہے مگر ہم بڑے افسوس سے کہتے ہیں:

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خوں نہ نکلا

آخر اس اشتہار کو جو ایڈیٹر مذکور نے نقل کیا تو پہلے تو اس میں بھی یہ فقرے موتیوں کی طرح جڑے ہوئے نظر آئے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

”مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارۃً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دار فانی کو چھوڑے گا۔ یاد رہے کہ اب تک ڈوئی نے میری درخواست مباہلہ کا کچھ جواب نہیں دیا اور نہ اپنے اخبار میں کچھ شروع کیا ہے۔ اس لئے میں آج کی تاریخ سے جو ۲۳ اگست ۱۹۰۳ء ہے اس کو پورے سات ماہ کی اور مہلت دیتا ہوں۔ اگر وہ اس مہلت میں میرے مقابلہ پر آگیا اور جس طور سے مقابلہ کرنے کی میں نے تجویز کی ہے جس کو میں شائع کر چکا ہوں اس تجویز کو پورے پورے طور پر منظور کر کے اپنے اخبار میں عام اشتہار دے دیا تو جلد تر دنیا دیکھے گی کہ اس مقابلہ کا انجام کیا ہوگا۔“

باوجود اس صاف اور سیدھی تحریر کے ایڈیٹر ریویو اپنی عقل و دانش کو بالائے طاق رکھ کر لکھتا ہے کہ اس اشتہار میں مفصلہ ذیل امور خاص طور پر قابل توجہ ہیں:

”(۱)...... یہ اشتہار پہلی چھٹی کی طرح صرف ایک چیلنج یعنی مباہلہ کی دعوت ہی نہ تھی۔ بلکہ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس میں ڈوئی کے انجام اور اس کی ہلاکت کی صریح خبر موجود تھی۔“(یہ لفظ بھی صاف ظاہر کرتا ہے کہ پہلی چھٹی مندرجہ ریویو ستمبر ۱۹۰۲ء جس کا حوالہ ایڈیٹر الحکم نے دیا ہے کوئی پیشگوئی تھی بلکہ محض دعوت مباہلہ تھی یعنی یہ کہا گیا تھا کہ آؤ مباہلہ کرو۔ باوجود اس قوی شہادت کے نہیں معلوم ایڈیٹر الحکم وغیرہ کیوں اس کا حوالہ دیتے ہیں۔ حالانکہ اہل حدیث میں اس کے متعلق پیشگوئی کے الفاظ مانگے گئے تھے۔ نہ اس عبارت کے الفاظ جو مباہلہ کی دعوت تھی مباہلہ کی دعوت اور ہے مباہلہ اور پھر مباہلہ اور ہے پیشگوئی اور۔ افسوس

ہے کہ مرزائی پارٹی کو ان تینوں لفظوں میں یا تو تمیز نہیں یا دانستہ اپنے علم و عقل کے خلاف کررہے ہیں۔)

گو اس فقرہ میں لیڈیٹر نے اپنی کانشنس اور ضمیر کے خلاف کیا ہے تاہم خدا کی طرف سے اس پر جبر کیا گیا تو دوسرے ہی نمبر میں اس کے قلم سے یہ فقرہ بھی نکل گیا:

”(۲)...... مندرجہ ذیل الفاظ خاص طور پر توجہ کے قابل ہیں کہ مسٹر ڈوئی اگر میری درخواست مباہلہ قبول کرے گا اور صراحتاً یا اشارتاً میرے مقابلہ پر کھڑا ہوگا تو میرے دیکھتے دیکھتے بڑی حسرت اور دکھ کے ساتھ اس دنیائے فانی کو چھوڑے گا۔“(ریویو اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۴، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۶۱۹)

ناظرین اس فقرہ کو بغور دیکھئے کہ جن لفظوں پر ہم نے خط دیا ہے ان کو ایڈیٹر ریویو نے موٹے لفظوں میں لکھا ہے۔ پس آپ ذرا انصاف سے بتلائیں کہ ان لفظوں میں کوئی لفظ بھی ایسا ہے جس کے معنی پیشگوئی کے ہیں یا محض ایک درخواست ہے اور ڈوئی کو بلایا جاتا ہے کہ آؤ ہم سے مباہلہ کرو۔ ایڈیٹر ریویو پیشگوئی کے اصلی الفاظ مانگنے والوں پر کھسیانے ہوکر ان کو بے شرم اور بے حیا تو کہتا ہے۔ مگر ناظرین اسی کے الفاظ میں دیکھ سکتے ہیں کہ بے شرم اور بے حیا کون ہے۔

وہی بے حیا ہے جو اپنی تحریر کے آپ ہی خلاف کہے۔ پھر اسی اپنے مخالف کلام کو بطور سند پیش کرے۔ لا یفعله الا من سفه نفسه!

مرزائیو! ایمان سے کہنا ایسے شخص کو امام یا لیڈر ماننا کیا اس شعر کا مصداق نہیں:

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیدیهم طریق الهالکینا

(جب کوئی گمراہ آدمی کسی قوم کا راہنما ہوگا تو وہ گمراہی کی طرف ہی ہدایت کرے گا۔)

باوجود اس صفائی کے مرزائیوں کی راستبازی کی یہ کیفیت ہے کہ تمام دنیا کو یا تو اندھا جانتے ہیں یا خود ایسے ہیں کہ دنیا بھر میں کوئی ایسا نہ ہوگا۔ چنانچہ قادیانی پارٹی کا اعلیٰ رکن ایڈیٹر ریویو لکھتا ہے:

”وہ خدائی فیصلہ جو حضرت مسیح موعود نے اپنی دعا میں اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا کہ اے خدا تو کھلے طور پر ڈوئی کے جھوٹ کو دنیا پر ظاہر فرما۔ وہ فیصلہ ظاہر ہوچکا ہے اور جو پیشگوئی اس کے انجام کے متعلق تین سال پہلے امریکہ اور یورپ میں شائع ہوچکی تھی وہ صفائی سے پوری ہوچکی ہے۔ پیشگوئی میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا تھا کہ ڈوئی حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بڑے بڑے دکھ اٹھا کر اور بڑی بڑی حسرتوں کے ساتھ ہلاک ہوجائے گا۔“(ریویو ج ۶ نمبر ۴ / ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۴۹)

بقیہ: صفحہ 33 پر

ریکارڈ محفوظ رہے! لعنت اللہ علیٰ الکاذبین! مولانا عبدالکریم مباہلہ

قادیانی تقدس کی حقیقت

قادیان میں قادیانی گروہ اپنے ظلم وستم، جبر واستبداد کا کس طرح خوگر تھا اس کا اندازہ آپ اس اشتہار سے لگائیں گے۔ مرزا محمود کی بدکاریوں پر مطلع ہو کر ایک قادیانی مولانا عبدالکریم نے مرزا محمود کو مباہلہ کا چیلنج دیا۔ مرزا محمود نے ان کی گستاخی پر سیخ پا ہو کر ان پر قادیان کی زمین تنگ کر دی۔ مولانا عبدالکریم نے مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا اور مباہلہ کے نام سے ایک انجمن تشکیل دی۔ مرزا محمود نے ان پر قاتلانہ حملہ کرایا۔ مولانا عبدالکریم کے ساتھی زخمی ہوئے۔ ایک ساتھی مستری محمد حسین بٹالوئیؒ زخموں کی تاب نہ لا کر فوت ہو گیا۔ مقدمہ چلا۔ قاتل کو سزا ہوئی۔ اس قاتل کی لاش قادیان لائی گئی تو مرزا محمود نے اس کے جنازہ کا جلوس نکالا۔ لاش کو کندھا اور زمین قادیان کو اشتعال انگیزی کا شعلہ جوالا بنا دیا۔ مولانا عبدالکریم نے اپنے نام کے ساتھ مباہلہ کا اضافہ کیا۔ اب یہ ''مولانا عبدالکریم مباہلہ'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ قادیان کے چیف گرو مرزا محمود کی ظلم ستانیوں سے تنگ آ کر انہوں نے قادیان کی سکونت ترک کی اور امرتسر آ گئے۔ وہاں سے اپنا اخبار ''مباہلہ امرتسر'' شائع کرنا شروع کیا۔ قادیان میں ان کی مباہلہ بلڈنگ تھی۔ مرزا محمود نے اکتوبر ۱۹۳۳ء میں مباہلہ بلڈنگ کو قادیانی اوباشوں کے ذریعہ مسمار کرا دیا۔ تب مولانا عبدالکریم مباہلہ نے یہ اشتہار ''قادیانی تقدس کی حقیقت'' امرتسر سے شائع کیا۔ بعینہ وہ اشتہار ریکارڈ محفوظ کرنے کی غرض سے شامل اشاعت ہے: ادارہ!

حال ہی میں قادیانی کمپنی نے ایک اشتہار ''مظلومیت کی حقیقت'' شائع کیا ہے جس کے مطالعہ سے ہمیں بے حد خوشی ہوئی۔ کیونکہ انکا یہ اشتہار ان کے بناوٹی تقدس کی حقیقت آشکارا کرنے کا ایک اور بہترین ذریعہ ہوگا۔

کارکنان ''مباہلہ'' مصائب وتکالیف اس امر کا زبردست ثبوت ہیں کہ ان کے پیش نظر صرف اور صرف خدمت اسلام ہے اور ان کا مقصد پبلک کو قادیانیت کے جال سے بچانا ہے۔ مباہلہ بلڈنگ کی مسماری ان کے لئے کوئی انوکھی چیز نہیں۔ بھلا جن کو دن دہاڑے لہولہان کیا گیا ہو قاتلانہ حملے ہوئے ہوں ان کے لئے قاتل مقرر کیا گیا ہو۔ ان

کا ایک رکن قاتل کی چھری سے زخمی ہوا اور ایک شہید ہوگیا۔ کیا وہ اپنی ایک بلڈنگ کی مسماری پر افسوس کرنے کے لئے تیار ہوسکتے ہیں؟۔ ہاں بفضلہ ہم یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ ہمیں اس واقعہ سے خوشی ہوئی ہے کہ یہ واقعہ دنیا پر اس حقیقت کا انکشاف کردے گا کہ قادیانی کمپنی جو آئے دن اپنے تقدس اور امن پسندی کا ڈھول پیٹا کرتی ہے۔ اس کی کیا حقیقت ہے۔ قادیانی کہا کرتے ہیں کہ ہمارا پیغمبر یعنی مرزا غلام احمد قادیانی امن کا شہزادہ ہے۔ آج دنیا دیکھے گی کہ اس دعویٰ میں کس قدر صداقت ہے؟۔ ہمیں خوشی ہے تو یہ کہ چند ہزار روپیہ کی بلڈنگ کی مسماری مخلوق خدا کو قادیانی جال سے بچانے کا باعث ہوگی۔ آج دنیا اس زمانہ کو دور تہذیب کے نام سے پکارتی ہے مگر دنیا دیکھے گی کہ آج بھی کیسے کیسے ظالم انسانی لباس میں اس صفحہ ہستی پر موجود ہیں۔

قادیانیوں کے اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ مباہلہ بلڈنگ کو مسمار نہیں کیا گیا۔ بلکہ بارش کے اثر سے وہ عمارت خود بخود گر گئی۔

یہ اشتہار ہمارے لئے تو قطعاً باعث تعجب نہیں۔ کیونکہ ہماری تحقیقات کا تو خلاصہ ہی یہ ہے کہ قادیانی کمپنی کوئی مذہبی جماعت نہیں بلکہ ایک تجارتی گروہ ہے جنہوں نے مذہبی لباس محض حکومت کی نظروں سے بچنے کے لئے اوڑھ رکھا ہے اور یہی چیز قادیانیت سے نجات پانے اور اسلام قبول کرنے کا باعث ہوئی۔ اجی! جس گروہ کا یہ حال ہو کہ ایک طرف حکومت برطانیہ کی وفاداری کی رٹ لگائے اور حکومت پر یہ احسان جتائے کہ اس نے اس کی وفاداری میں پچاس الماریاں بھر دیں ہیں۔ مگر دوسری طرف یہ پیشگوئی کردے:

سلطنت	برطانیہ	تاہشت	سال
بعد ازاں	ایام	ضعف	واختلال

(تذکرہ ص۷۶۶ طبع چہارم)

پیش گوئی کو پورا کرنے کے لئے کیا کیا کوششیں ہوتی ہوں گی۔ اس سے ہمیں بحث نہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ جس گروہ کی دورنگی کا یہ حال ہو اور جو اپنی محسن حکومت کے احسانات کا یہ بدلہ دے کہ اس کی تباہی کی پیش گوئی کردے۔ اس سے ہر برائی کی امید رکھنی چاہئے۔ یہ گروہ اگر جھوٹ، افتراء سے کام لے تو کیا تعجب؟۔ امر واقعہ یہ ہے جس کا دنیا مشاہدہ کرتی جائے گی کہ اس کمپنی کا کوئی مذہب نہیں۔ یہ تو ایک سیاسی جتھہ ہے جس نے اپنی اغراض کے لئے مذہب کا لباس اوڑھ رکھا ہے۔ اجی! جو لوگ لندن، امریکہ وغیرہ میں تبلیغی رپورٹیں تیار کر کے پبلک سے روپیہ بٹور سکتے ہیں وہ اگر ایک بلڈنگ کو مسمار کر کے اس سے انکار کردیں تو کون شخص اس پر تعجب کرے گا۔

واقعہ یہ ہے کہ مباہلہ بلڈنگ قادیانی مقبرہ کی سڑک پر ہونے کی وجہ سے قادیانی کمپنی کے لئے ایک خار تھی۔

کیونکہ ہر راہ گزر اپنی آنکھوں سے دیکھتا کہ قادیانیوں کی امن پسندی کا کیا حال ہے۔ قادیانیوں نے ۱۹۳۰ء میں اس بلڈنگ کو آگ لگائی تھی (جس کا عدالتی ثبوت مقدمہ مباہلہ میں آچکا ہے) ہر شخص قادیانیوں کی اس مقدس کارروائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا۔ قادیانی ہر روز اس بلڈنگ کے نام ونشان مٹانے کے منصوبے سوچتے۔ بالآخر ماہ ستمبر ۱۹۳۳ء میں قادیان سمال ٹاؤن کمیٹی (جس کے اکثر ممبر اور پریذیڈنٹ قادیانی ہیں) سے نوٹس دلوایا گیا کہ بلڈنگ خطرناک ہے۔ اسے گرادو۔ مالک مکان نے فوراً بلڈنگ کا فوٹو حاصل کیا اور فوٹو سمال ٹاؤن کمیٹی کو دے کر رسید حاصل کی اور انہیں لکھا کہ بلڈنگ اس درجہ مضبوط ہے کہ گر نہیں سکتی اور خلیفہ کے اشاروں پر ایسی کارروائیاں نہ کرو۔ قادیانیوں نے اپنا منصوبہ پورا نہ ہوتا دیکھ کر ۱۰/۱۱ اکتوبر ۱۹۳۳ء کی درمیانی شب کو مسمار کردیا۔ بلڈنگ کی مسماری کے لئے سینکڑوں آدمیوں سے کام لیا گیا۔ باوجود اس قدر جمعیت کے اس کام کے لئے ساری رات صرف ہوئی۔ یہ ہے اصل واقعہ جس سے اب قادیانی کمپنی انکار کرنے کی جرات کر رہی ہے۔ ہم اس واقعہ کی صداقت کے لئے وہی قدیمی فیصلہ کن طریقہ ''مباہلہ'' پیش کرتے ہیں۔ مگر افسوس کہ خلیفہ قادیان اس سے بھی انکاری ہے۔ رہی عدالت سو خلیفہ قادیان عدالت کا فیصلہ بھی قبول نہ کرے گا۔ کیونکہ عدالت نے جب قادیانی قاتل کو مجرم قرار دیا تھا اور اسے پھانسی بھی مل گئی تھی تو خلیفہ قادیان نے اعلان کردیا تھا کہ عدالت کا فیصلہ درست نہیں۔

ہمارے سامنے صرف ایک تجویز ہے۔ دو ہندو' دو عیسائی' دو سکھ۔ کل چھ اصحاب پر مشتمل کمیشن بٹھایا جائے۔ کیا قادیانی کمپنی میں یہ ہمت ہے کہ وہ اس طریق کو اختیار کرکے دنیا کو اپنی صداقت جانچنے کا موقعہ دے؟۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ہماری اس تجویز کو منظور کرو یا اور کوئی معقول تجویز دنیا کے سامنے رکھو۔ اگر ہمت ہے تو میدان میں نکلو۔

قادیانیوں کی طرف سے اس اشتہار میں کہا گیا ہے کہ عدالت کا دروازہ کھلا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ ضلع گورداسپور میں تمہاری حکومت ہے اور تم نے قادیان کو ایک ریاست بنا رکھا ہے۔ اسی بات کے بل بوتے پر تم نے کارکنان مباہلہ کو شہر بدر کیا ہے۔ قتل کئے اور ابھی زیادہ دن نہیں گزرے کہ محمد امین قادیانی مبلغ بخارا کو قتل کیا جس کا مقدمہ تک نہیں چلا۔ ایسی ہی قانون شکنیوں پر پردہ پڑ جانے نے تمہیں بلڈنگ کی مسماری کی جرات دلائی۔ ہم صرف یہ کہنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ مالک مکان خوب جانتے ہیں کہ ان کے لئے کونسا دروازہ کھلا ہے۔ اس کے لئے تمہارے کسی مشورے کی ضرورت نہیں۔ مباہلہ بلڈنگ کی مسماری سے ضلع گورداسپور کے تمام حکام خوب واقف ہیں۔ ہمیں خوشی ہے کہ کم از کم وہ اپنے دلوں میں قادیانیت کی حقیقت سے آگاہ ہوگئے ہیں۔ ہم صاف الفاظ میں اپنے دلی

بقیہ: صفحہ 26 پر

مولانا محمد اسماعیل

فقیہ العصر٬ شہید ختم نبوت٬ مجاہد اسلام

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی حیات و خدمات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ مشرقی پنجاب کے مشہور اور مردم خیز ضلع لدھیانہ کی ایک چھوٹی سی بستی عیسٰی پور میں چوہدری اللہ بخشؒ کے گھر 1932ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد محترم ایک دین دار زمیندار تھے اور اپنی دین داری کی وجہ سے ملا مشہور تھے۔ آپ کی والدہ محترمہ آپ کی شیر خوارگی کے زمانہ میں ہی انتقال کر گئیں تھیں۔

ابتدائی تعلیم: آپ نے قرآن پاک اپنے دادا کے پیر بھائی قاری ولی محمد صاحبؒ سے پڑھا۔ تیرہ سال کی عمر میں انہیں رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ کے مدرسہ جامعہ انوریہ میں داخل ہوگئے۔ کچھ عرصہ زیر تعلیم رہے کہ اتنے میں پاکستان منصۂ شہود پر نمودار ہوا۔ آپ کے والد محترم چوہدری اللہ بخشؒ لدھیانہ کو خیر باد کہہ کر چک 335/E/B ضلع ملتان میں قیام پذیر ہوگئے۔ کچھ عرصہ آپ جہانیاں منڈی کے جامعہ رحمانیہ میں بھی زیر تعلیم رہے اور جامعہ قاسم العلوم فقیر والی میں کچھ کتابیں پڑھیں۔ جبکہ علوم اسلامیہ کی تکمیل (دورہ حدیث) آپ نے خیر المدارس ملتان میں پڑھا۔

جامعہ خیر المدارس میں آپ کو خیر العلماء حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ ولی کامل حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ فقیہ زمان حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ ملتانیؒ جیسے حضرات سے فیضان نصیب ہوا۔

تدریس: علوم اسلامیہ کی تکمیل کے بعد آپ اپنے استاذ محترم حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے حکم پر روشن والا فیصل آباد میں دو سال تک پڑھاتے رہے اور پھر مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن میں مدرس بن کر تشریف لے گئے۔ وہاں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع ہوشیار پوریؒ کی معیت اور جناب حافظ حسام الدین کی نظامت میں دس سال گزارے۔ بعد ازاں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ اور حضرت مولانا حبیب اللہ فاضل رشیدیؒ کے حکم پر جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں مدرس بن کر تشریف لے آئے۔

بیعت و سلوک: جامعہ خیر المدارس میں تعلیم کے دوران خیر الاساتذہ حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے اصلاح و تقویٰ٬ اخلاص و تدین سے متاثر ہو کر ان کے دامن علم و عمل سے وابستہ ہوگئے۔ آپ کی وفات

کے بعد شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ سے اصلاح کا تعلق قائم کرلیا تو حضرت شیخ نے جلد ہی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ بعد ازاں حضرت الشیخ کی اجازت سے عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحئیؒ سے وابستہ ہو گئے تو حضرت ڈاکٹر صاحب نے بھی خلافت سے سرفراز فرمایا۔ اگرچہ آپ چاروں سلسلہ میں مجاز تھے۔ لیکن برکتہ العصر حضرت مولانا محمد زکریا مہاجر مدنیؒ کی طرف سے سلسلہ چشتیہ صابریہ میں بیعت کر چکے تھے۔

عقیدہ ختم نبوت سے والہانہ عقیدت: طالب علمی کے زمانہ میں ہی ختم نبوت کی تحریک سے وابستہ تھے۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی تقاریر بڑے جوش وجذبہ سے سنتے۔ آپ کے دورہ حدیث شریف کا سال تھا کہ 1953ء کی تحریک چلی۔ باوجود پابندیوں کے جلوسوں میں شرکت کی کوشش کرتے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستگی: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی بنیاد 1949ء میں رکھی گئی۔ 1953ء کی تحریک میں دیگر جماعتوں کے ساتھ مجلس کا نام بھی آتا ہے۔ لیکن باضابطہ انتخاب 1954ء میں ہوا۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مجلس کے پہلے امیر قرار پائے۔ جبکہ حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ ناظم اعلیٰ۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بعد مجلس کے دوسرے امیر حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ تیسرے امیر حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ چوتھے امیر حضرت مولانا لال حسین اخترؒ اور عارضی طور پر حضرت مولانا محمد حیاتؒ چھ ماہ کے لئے پانچویں امیر رہے چھٹے امیر حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ مقرر ہوئے۔ حضرت بنوریؒ کو امارت کے لئے درخواست کرنے والوں میں حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ بھی شامل تھے۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ جب مجلس کے امیر مقرر ہوئے تو حضرت بنوریؒ کے حکم پر آپ مجلس سے 1975ء میں باضابطہ وابستہ ہوگئے اور تازیست وابستہ رہے۔ بلکہ بوقت شہادت آپ مجلس کے نائب امیر تھے۔

مجلس کے ناظم نشرواشاعت: 1975ء میں جب حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ تشریف لائے تو انہیں مجلس کا ناظم نشرواشاعت بنادیا گیا۔ آپ نے پہلا کام یہ کیا کہ امام العصر حضرت علامہ انورشاہ کشمیریؒ کی تصنیف لطیف خاتم النبیین فارسی کا اردو ترجمہ کیا جو کہ ایک یادگار اور تاریخی کام ہے۔ اسی زمانہ میں آپ نے قادیانیوں سے ستر سوالات' اشد العذاب علیٰ مسیلمۃ البنجاب' مجموعہ رسائل چاندپوریؒ (متعلقہ قادیانیت)' رئیس قادیان مصنفہ حضرت مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوریؒ' اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ' التصریح بما تواترفی نزول المسیح ' مجلس کے شعبہ نشرواشاعت سے شائع کرائیں۔ جب آپ کو مجلس کا ناظم شعبہ نشرواشاعت مقرر کیا گیا تو

آپ نے اس شعبہ کو چار چاند لگادیئے۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ مجلس کے امیر اور حضرت اقدس خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم نائب امیر منتخب ہوئے۔ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کی وفات کے بعد حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم امیر منتخب ہوئے (جو بفضلہ تعالیٰ اب تک مجلس کے امیر و قائد ہیں) تو حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن نائب امیر منتخب ہوئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ کے بعد آپ مجلس کے نائب امیر بنادیئے گئے۔ آپ نے افریقہ' برطانیہ' انڈونیشیا' روس سے آزاد ہونے والی ریاستوں' تاجکستان' ازبکستان' تاشقند سمیت دنیا کے کئی ایک ممالک کے تبلیغی دورے کئے اور ختم نبوت کی آواز کو دور دراز تک پہنچایا۔ مجلس کا مرکزی دارالمبلغین جب ملتان سے چناب نگر تبدیل ہوا تو آپ اس کے روح رواں تھے اور ہر سال چناب نگر تشریف لاکر شرکاء کو خطاب فرماتے۔

غرضیکہ قدرت حق نے آپ کی ذات گرامی سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے عظیم الشان کام لیا۔ جس کی نظیر اس وقت پوری دنیا میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ آپ تقریر و تحریر کے دھنی تھے اور قادیانیت کے خلاف کام کرنے والی ٹیم میں آپ کو اتھارٹی کا درجہ حاصل تھا اور عالمی ختم نبوت کانفرنس برمنگھم میں ہر سال تشریف لے جاتے اور قادیانیت کو للکارتے۔

حضرت الامیر مدظلہ کی زبان

حضرت اقدس قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم بڑے عالم و عارف ہونے کے باوجود تقریر نہیں فرماتے۔ کسی نے پوچھا کہ آپ تقریر کیوں نہیں کرتے تو فرمایا کہ میری زبان مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ ہیں۔ (یہ ایسے جیسے حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے فرمایا تھا کہ میری زبان مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور مولانا رشید احمد گنگوہیؒ ہیں)

تصنیف وتالیف: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ سے قدرت نے بہت کام لیا۔ آپ نے بیسیوں کتابیں تحریر فرمائیں۔ جن کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔ ذریعتہ الوصول الیٰ جناب الرسولؐ' اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم' تحفہ قادیانیت جلد اول' دوم' سوم' چہارم' ان میں آپ کے قادیانیت کے رد میں لکھے گئے درجنوں رسائل جمع کردیئے گئے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند اور ختم نبوت' ماہنامہ الرشید نے دارالعلوم دیوبند کے صد سالہ

جشن کے موقعہ پر ایک ضخیم نمبر شائع کیا جس میں آپ نے مذکورہ بالا عنوان پر بڑے سائز کے 53 صفحات پر بہترین مضمون تحریر فرمایا۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل' دس جلدوں پر مشتمل ہے۔ اختلاف امت اور صراط مستقیم تین جلدوں پر مشتمل ہے۔ دنیا کی حقیقت' آنحضرت ﷺ کے فرمودات' سیرت عمر ابن عبدالعزیزؒ کا اردو ترجمہ' رسائل یوسفی' اصلاحی مواعظ تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔ خطبات لدھیانویؒ ایک جلد' شخصیات وتاثرات' رجم کی شرعی حیثیت' حسن یوسف' عصر حاضر حدیث نبوی کے آئینہ میں' عہد نبوت کے ماہ و سال' خاتم النبیین کا اردو ترجمہ۔ ان کے علاوہ آپ کے لکھے گئے مضامین کی۔ کئی تقاریر' سوالات کے جوابات کو کتابی شکل دینے میں ایک عملہ دن رات مصروف عمل ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت

حضرت لدھیانویؒ نے مصروف ترین زندگی گزاری۔ اپنی حیات مستعار کے ایک ایک منٹ کو قیمتی بنایا۔ آپ کی شخصیت جامع کمالات تھی۔ آپ اگرچہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نائب امیر ہونے کی وجہ سے مروجہ سیاسیات سے کنارہ کش رہے تاہم سیاست کے میدان میں کام کرنے والوں کو دعاؤں سے نوازتے اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ کو خلافت سے سرفراز فرمایا۔ تبلیغی جماعت کے معروف خطیب حضرت مولانا طارق جمیل' مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کو خلافت سے سرفراز فرما کر تمام دینی کاموں کی سرپرستی کی تو آپ اداد شمنان اسلام اور دشمنان ختم نبوت کو بالکل نہ بھائی تو انہوں نے خطرہ محسوس کیا کہ اگر یہ درویش زندہ رہا تو عین ممکن ہے کہ تمام علماء حق کو ایک امیر کے تحت کر کے دشمنان دین کے لئے مشکلات پیدا کر دے تو انہوں نے منصوبہ بندی کر کے حضرت کو راستے سے ہٹانے کا پروگرام بنایا۔

چنانچہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے حسب معمول 13 صفر الخیر 1421ھ 18 مئی 2000ء کو غسل فرمایا' نیا سوٹ زیب تن کیا' خوشبو لگائی اور ہاتھ میں تسبیح لے کر ذکر شروع فرمایا۔ ادھر بارگاہ رب العزت سے بلاوا آ گیا۔ آپ اپنی مسجد سے باہر نکلے تو سفاک قاتلوں نے آپ پر فائرنگ کر کے یکے بعد دیگرے چار گولیاں آپ کے نحیف ونزار جسم میں پیوست کر دیں اور حضرت اقدسؒ شہید کر دیئے گئے۔ آپ کے چہرہ مبارک پر کسی قسم کے دہشت کے اثرات نہیں تھے اور یوں دین اسلام کا مناد' عقیدہ ختم نبوت کا مبلغ' کاروان بخاریؒ خلعت شہادت سے سرفراز ہوا۔

آپ کی نماز جنازہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے جنازہ کو جلوس کی شکل میں بنوری ٹاؤن لایا گیا۔ جلوس میں بلا مبالغہ ہزاروں کاریں' بسیں اور لاکھوں موٹر سائیکلیں تھیں۔ اخباری رپورٹ کے مطابق سات سے دس میل لمبا جلوس تقریباً ایک گھنٹہ میں بنوری ٹاؤن پہنچا۔ ٹرک گیٹ کے سامنے کھڑا کر کے حضرت مولانا محمدؒ

غلام محمد خان نیازی

میری شاکرہ ماں

ماں کی ممتا اور اولاد سے باہمی پیار ایک مسلمہ ضرب المثل ہے یہ ایک فطری جذبہ ہے جس سے محبت اور ادب کے دائمی لاور شریں چشمے پھوٹتے ہیں کیونکہ ماں صرف ماں ہوتی ہے۔ جس کے پیار و محبت میں شبنم سے زیادہ ٹھنڈک اور مرجھائے دلوں کو گرمانے والی خوشگوار حرارت ہوتی ہے۔ اس کی خوشبو اور کشش ہمیشہ جاذب قلب و نظر رہتی ہے۔ اس کی دلفریبی اور دلکشی سے مقناطیسی تاثیر سے کوئی نازک سے نازک اور سخت سے سخت دل بے نیاز ہو کر نہیں رہ سکتا۔

ایسا ہی قلبی لگاؤ مجھے اپنی پیاری، نیک، صابرہ و شاکرہ اور صالح ماں کی آغوش سے نصیب ہوا۔ اگر چہ مرے دیگر بہن بھائی بھی محبت اور اطاعت گذاری میں مجھ سے کم نہیں رہے۔ لیکن ان کی ذات سے میری وابستگی منفرد رہی ہے۔ جب وہ میرے گھر تشریف لے آتیں تو میں اسے خوش بختی کی علامت سمجھتا۔ لیکن جب وہ دوسرے بھائیوں کے ہاں چلی جاتی تو ان سے رابطہ کر کے دعائیں حاصل کرنا فرض اولیں سمجھتا۔ جب وہ مجھے دیکھتیں تو ان کا دل باغ باغ ہو جاتا۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کے قدموں میں بیٹھ کر باہمی گفتگو سے جو لطف و سرور مجھے نصیب ہوتا اس کا اظہار الفاظ میں ممکن نہیں۔ اس کے برعکس جب کبھی مصروفیت کی بناء پر معمول کے مطابق حاضری کا موقع نہ ملتا اور ملاقات یا رابطہ میں تاخیر ہو جاتی تو ان کی محبت اور بے قراری کا احساس مجھے ان کے اس پیغام میں محسوس ہوتا کہ "غلام محمد تو نے مجھے کئی روز سے منہ نہیں دکھایا۔"

میری والدہ محترمہ اہلیہ صوفی عبدالرحیم خان نیازی سابق صدر مجلس احرار اسلام یکم جنوری ۲۰۰۳ء بروز بدھ عصر و مغرب کے درمیان ماہ شوال میں ہم سے ہمیشہ کے لیے رخصت ہو گئیں۔ ماں سے میری آخری ملاقات کینیڈا جانے سے پہلے ہوئی۔ جب میں ان سے اجازت لینے کے لیے حاضر ہوا تو ہم پر جذباتی کیفیت طاری گئی۔ وہ مجھے میرا ماتھا اور ہاتھ چوم رہی تھیں اور میں بچوں کی طرح بلک بلک کر رو رہا تھا۔ ایسی صورت حال زندگی میں پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ شاید کاتب تقدیر یہ محسوس کر رہا تھا کہ راقم کی عدم موجودگی میں رحمتوں اور دعاؤں کا یہ محبت بھرا آفتاب ہمیشہ کے لیے غروب ہو جائے گا۔

شب ماہ مختصر تھی مجھے ہائے کیا خبر تھی ۔۔۔ کہ طلوع پھر نہ ہو گا میرا آفتاب ڈھل کر

دنیا میں کوئی چیز ماں کا نعم البدل نہیں ہو سکتی۔ قدرت کا یہ حسین تحفہ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانیت کو نصیب ہوا ہے۔ رحمتوں کا شجرِ سایہ دار ہے ناگہانی بلاؤں سے بچنے کی چھتری اور غیبی آفتوں کے بچانے کے لیے: حال ہے۔ ماں کی ہمہ وقت کی دعائیں مولا کریم کی کرم گستری کی بارش برسانے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ جب کبھی ہم میں سے کوئی بھائی کسی الجھن یا پریشانی میں مبتلا ہوتا۔ وہ اللہ کے حضور دعاؤں میں مصروف ہو جاتیں اور ہمارا درد دور ہو جاتا۔

آپ کے والد محمد زمان خان باہی نیازی موسیٰ خیل ضلع میانوالی کے نہایت دین دار فرد تھے۔ دینی جذبہ لے کر جب سسرال آئیں تو والد صاحب کی رفاقت سے ان میں مزید پختگی اور پائیداری آ گئی۔ چونکہ ہمارا کاشتکارانہ گھرانہ تھا اس لیے ہر قسم کی

سختی، درشتی اور مشقت کو نہایت حوصلہ اور صبر سے برداشت کیا۔ والد صاحب مذہبی، معاشرتی اور سیاسی کاموں میں مصروف رہتے۔ آپ نے ہمت حوصلہ سے امورِ خانہ داری کو نبھایا۔ گھر میں دوسرے جانوروں ساتھ ایک دو گائے بھینس لازماً ہوتی تھیں۔ مہمانوں کی آمد و رفت بھی خدا کے فضل سے ہر وقت جاری رہتی تھی' اس کے باوجود آپ نے گھرانے کے ہر مسئلہ کو ممکن طور پر احسن طریق سے نبھایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے خاوند کے ہمراہ کئی حج اور عمرہ کی سعادتوں سے نوازا۔ ڈاکٹر محمد گلشیر خان کی ملازمت کے دوران آپ کو اپنے خاوند کے ہمراہ کئی کئی ماہ مدینہ منورہ میں قیام کا موقع نصیب ہوا۔

والدہ مرحوم کی زندگی ہمیشہ علماء کرام اور سیاسی راہنماؤں سے وابستہ رہی۔ گاؤں موسیٰ خیل یا فیصل آباد جہاں بھی رہائش رہی بڑے بڑے رہنماؤں کی خدمت کا اعزاز والدہ کو نصیب ہوا جس میں خاص طور پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، مولانا گل شیرؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، قاضی احسان احمدؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، سید ابوذر بخاریؒ، سید عطاء المحسن بخاریؒ اور مولانا عبدالستار خان نیازیؒ وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ حضرت امیر شریعتؒ کے گھرانے سے وہ دلی عقیدت رکھتی تھیں۔ اس طرح حضرت شاہ صاحبؒ مرحوم بھی عبدالرحیم خان کی اولاد کو اپنی اولاد کی طرح پیار کرتے تھے۔ چناب نگر احرار کانفرنس میں ہماری شرکت پر اظہار خوشنودی فرماتی تھیں۔ پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ صاحب کو اپنا بیٹا تصور کرتیں اور آخری وقت تک ان کی کامیابی، صحت اور عمر درازی کے لیے دعائیں کرتی رہیں۔

پارسائی اور نیکی کا یہ عالم تھا کہ اس ماہ رمضان میں بیماری اور پیرانہ سالی کی وجہ سے صرف پانچ روزے خطا ہوئے تو فوری طور پر ان کا پورا شرعی معاوضہ مساکین میں تقسیم کروایا۔ کینیڈا سے ماں جی ان کے ساتھ میری آخری بات فون پر ۳۱ دسمبر ۲۰۰۲ء کو ہوئی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی داڑھ میں درد ہے۔ دوسرے روز اچانک طبیعت خراب ہوگئی۔ بھائی غلام رسول خان نے ڈاکٹر گل شیر سے رابطہ کیا جب ڈاکٹر صاحب آئے تو والدہ کو دیکھتے ہی نیشنل ہسپتال لے گئے۔ ڈاکٹروں نے ہر قسم کی ادویات استعمال کیں۔ لیکن جب وقت پورا ہو جائے تو کوئی دوا اثر نہیں کرتی۔ آخری وقت بیٹوں کی طرف دیکھا اور خالق حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے سفرِ آخرت میں ہزاروں مقامی افراد کے علاوہ گاؤں موسیٰ خیل، سرگودھا، جوہر آباد، اسلام آباد اور لاہور سے لوگ شریک ہوئے۔ جنازہ ادا کرنے سے پہلے حضرت مولانا مجاہد الحسینی صاحب نے اس گھرانے کی دینی خدمات کا مختصر سا تعارف کروایا۔ آپ کا جنازہ پیر جی سید عطاء المہیمن شاہ صاحب امیر مجلس احرار اسلام پاکستان نے پڑھایا۔ حافظ کفایت اللہ رات گئے تک اپنی دادی کی قبر پر قرآن خوانی کرتے رہے اور اُسی رات انہوں نے اپنی دادی کو خواب میں زیارت کی۔

آج میری نگاہیں ماں کو تلاش کرتی ہیں۔ دنیا دولت کی تلاش میں سرگرداں ہے مگر سب سے بڑی دولت تو ماں کا وجود ہے جسے ماں کا سایہ عاطفت میسر ہو، وہ سب سے بڑا خوش نصیب اور امیر ہے۔ آج لوگ روشنی ڈھونڈ رہے ہیں لیکن اس خالق کائنات نے ماں کی مامتا کو مظہر رحمت بنا کر خاکدان تیرہ و تاریک میں، روشنی عطا کی ہے۔ آج کا انسان غم غلط کرنے کے لیے وسیلے اختیار کرتا ہے۔ جام و پیمانہ میں گم ہو جاتا ہے اور ارباب اقتدار کی پناہ میں آنا چاہتا ہے لیکن ماں کے آنچل سے بڑھ کر کوئی مضبوط پناہ گاہ نہیں۔

ماں کا وجود رحمتِ پروردگار ہے   اولاد پر جو واری، صدقے، نثار ہے

جماعتی سرگرمیاں

ادارہ

مبلغین کا سہ ماہی اجلاس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین کی سہ ماہی میٹنگ یکم مارچ 2003ء کو دفتر مرکزیہ ملتان میں منعقد ہوئی جس کی صدارت مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ نے کی۔ اجلاس میں ملک بھر سے آئے ہوئے تمام مبلغین نے شرکت کی۔ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ یکم محرم سے مجلس کی ممبر سازی شروع کی جائے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حضرات کو مختلف اضلاع و ڈویژنوں کا ناظم انتخاب مقرر کیا گیا۔ چنانچہ فیصلہ کے مطابق حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کراچی' حضرت مولانا نذر عثمانی حیدر آباد' دادو' سانگھڑ' نواب شاہ' حضرت مولانا محمد علی صدیقی بدین' میرپور خاص' حضرت مولانا خان محمد جمالی مٹھی' عمر کوٹ بشمول کنری' حضرت مولانا محمد حسین ناصر گھوٹکی' سکھر' جیکب آباد' شکارپور' لاڑکانہ' نوشہرو فیروز' ان کی معاونت و سرپرستی حضرت مولانا بشیر احمد کریں گے۔ حضرت مولانا احمد بخش ضلع رحیم یار خان' حضرت مولانا محمد اسحٰق ساقی بہاولپور' لودھراں' حضرت مولانا محمد قاسم رحمانی بہاولنگر اور ضلع وہاڑی کی کچھ تحصیلیں' حضرت مولانا عبدالحکیم نعمانی خانیوال' ساہیوال اور وہاڑی کے کچھ علاقے' حضرت مولانا عبدالرزاق مجاہد قصور' اوکاڑہ اور پاکپتن' حضرت مولانا غلام حسین' جھنگ' ٹوبہ' فیصل آباد' حضرت مولانا غلام مصطفیٰ سرگودھا اور خوشاب میں حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی کی معاونت کریں گے اور ضلع جھنگ کی تحصیل چنیوٹ بشمول چناب نگر۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی لاہور' شیخوپورہ' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی معاونت کریں گے۔ حضرت مولانا فقیر اللہ اختر گوجرانوالہ' حافظ آباد' حافظ محمد ثاقب معاون ہوں گے' حضرت مولانا عارف ندیم سیالکوٹ اور نارووال' حضرت مولانا مفتی خالد میر میرپور' کوٹلی' پلندری' راولاکوٹ' باغ' مظفر آباد' آزاد کشمیر' حضرت مولانا قاضی احسان احمد اسلام آباد' حضرت مولانا مفتی محمود الحسن راولپنڈی' چکوال' کوہاٹ' اٹک' نوشہرہ' پشاور' پشاور میں حضرت مولانا نور الحق نور اور کوہاٹ میں حاجی محمد علی معاونت کریں گے'

حضرت مولانا محمد طیب فاروقی منڈی بہاؤالدین' گجرات اور جہلم' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی سرگودھا' خوشاب کی ممبر سازی کی نگرانی کریں گے' حضرت مولانا عبدالستار حیدری لیہ' بھکر' میانوالی' حضرت مولانا امام الدین قریشی ڈیرہ غازی خان' راجن پور' مظفر گڑھ' حضرت مولانا بشیر احمد معاونت کریں گے' حضرت مولانا نور الحق نور پشاور' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی ضلع ملتان' ڈیرہ اسماعیل خان' بنوں اور سندھ کے کچھ علاقوں کی ممبر سازی اور جماعت سازی کی نگرانی و معاونت کریں گے۔ اجلاس میں طے ہوا کہ ممبر سازی جمادی الاخریٰ تک جاری رہے گی۔ مجلس کے دستور کے مطابق جہاں پچیس ممبر ہوں وہاں انتخاب اور ایک مرکزی ممبر مرکزی مجلس عمومی کا منتخب کیا جائے گا جو ایک سو ممبران کا نمائندہ ہوگا۔ جب ممبران کی تعداد ایک سو ایک ہو جائے گی تو مرکز کے لئے دوسرا منتخب کیا جائے گا اور یہ تعداد دو سو تک ہوگی اور جب ممبران کی تعداد دو سو ایک ہو جائے تو مرکز کے لئے تین نمائندے۔

رد قادیانیت کورسز

28اور 28اپریل لاہور' یکم تا 2 مئی منڈی بہاؤالدین' 3-4-5 مئی گوجرانوالہ' 6-7 مئی سیالکوٹ' 8-9-10 مئی اسلام آباد' 22-23 مئی بہاول نگر میں رد قادیانیت کورس ہوں گے جن میں حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی لیکچر دیں گے۔ اجلاس میں طے ہوا کہ سکولوں' کالجوں' دفاتر' عدالتوں میں لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ مساجد کے علاوہ گھروں کی بیٹھکوں میں خطابات و بیانات کئے جائیں۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ چناب نگر کے علاوہ سرگودھا' خوشاب اور تحصیل چنیوٹ میں بھی وقت دیں گے۔ ہر ہفتہ میں تین روز بدھ' جمعرات' جمعہ چناب نگر اور ہر ماہ ایک ہفتہ مستقل یعنی جمعہ سے جمعہ تک چناب نگر کی ضروریات اور مسائل کے لئے دیں گے۔ مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت' قادیانیت سے نفرت پر ایک مختصر ہینڈ بل حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی' حضرت مولانا قاضی احسان احمد' حضرت مولانا محمد طیب فاروقی اور حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی مرتب کریں گے۔ بعد اسے کثیر تعداد میں شائع کر کے ملک بھر میں تقسیم کیا جائے گا۔ تمام مبلغین حضرات بھی سے درخواست کی گئی ہے کہ اپنے اپنے حلقے کے قادیانیوں کے نام اور ایڈریس لکھ کر کے ملتان دفتر مرکزیہ کو بھجوائیں اور ایسے ہی دوسرے جماعتی احباب اور رفقاء بھی۔

یکم صفر المظفر کو جمعتہ المبارک کے روز ملتان میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ کیا گیا۔

یکم صفر کو مرکزی مجلس شوریٰ کی میٹنگ کا فیصلہ کیا گیا۔ 15 مارچ کو کانفرنس چوبارہ ضلع لیہ' 11 اپریل کو ختم

نبوت کانفرنس ٹنڈو آدم' 12 اپریل میرپور خاص' 13 اپریل کنری' 14 اپریل عمر کوٹ' 15 اپریل مٹھی' 17 اپریل جیکب آباد' 18 لاڑکانہ' 19-20 پنوعاقل' 21 اپریل خیرپور میرس اور آل پاکستان تحفظ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر کے لئے 2-3 اکتوبر کی تاریخیں متعین کی گئیں۔ مذکورہ بالا کانفرنسوں میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا بشیر احمد' حضرت مولانا خدا بخش' حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے علاوہ مختلف دینی جماعتوں کے قائدین' ایم این اے' ایم پی اے اور سینیٹرز کو شرکت کی دعوت دی جائے گی۔ نیز اسلام آباد میں کانفرنس کا فیصلہ کیا گیا۔ قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم اور قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ سے وقت لینے کے بعد تاریخ کا اعلان کیا جائے گا۔

امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے

چناب نگر سمیت ملک بھر میں امتناع قادیانیت آرڈیننس پر عمل درآمد کرایا جائے۔ قادیانی اس بھول میں نہ رہیں کہ ہم نے ان کے خلاف تین کامیاب تحریکیں چلائیں جن کی رو سے قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پائے۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کا راستہ روکنا اور انہیں دھمکیاں دینے کی قادیانیوں کو جرات کیسے ہوئی۔ ہم قادیانیوں کو ریاست کے اندر ریاست بنانے کی اجازت نہیں دیں گے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے گزشتہ روز جامع مسجد ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں ایک ہنگامی پریس کانفرنس سے خطاب کے دوران کیا۔ انہوں نے اس موقع پر وزیراعظم پاکستان' وزیراعلیٰ پنجاب اور ہوم سیکرٹری پنجاب سے پرزور مطالبہ کیا کہ وہ قادیانی جماعت کو چناب نگر میں سرکاری شاہرات پر ناکے لگانے' مسلمانوں کو ہراساں کرنے پر ان کے خلاف موثر کارروائی کی جائے اور خطیب جامع مسجد محمدیہ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ پر اقصیٰ چوک کے قریب ان کا راستہ روکنے اور انہیں ہراساں کرنے اور ان کی توہین کرنے والے ملزمان کو فی الفور گرفتار کیا جائے اور اس جماعت کے مقامی امیر اور صدر انجمن احمدیہ پاکستان مرزا مسرور احمد' صدر عمومی چناب نگر مشاہد احمد سعدی کے خلاف دہشت گردی ایکٹ کے تحت علیحدہ مقدمہ درج کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری سڑکات پر ٹریفک کنٹرول کرنا مقامی پولیس کی ڈیوٹی ہے جبکہ قادیانی جماعت احمدیہ کے خدام الاحمدیہ کے کمانڈو ناکے لگا کر بلاوجہ مسلمانوں کو ہراساں کرکے دہشت گردی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس قسم کا اظہار قادیانی جماعت نے 31 جنوری کے روزنامہ الفضل کی اشاعت میں خود

ٹریفک کنٹرول کرنے اور حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کو زبردستی روکنے اور ہراساں کرنے کا اقرار کیا ہے۔ انہوں نے قادیانی جماعت کو خبردار کیا کہ وہ ہمارے صبر کا امتحان نہ لیں۔ 1974ء کی آئینی ترمیم کے مطابق قادیانی غیر مسلم اقلیت اور ان کی اسلام دشمنی و تبلیغ و تشہیر پر مکمل طور پر پابندی ہے۔ اس کے باوجود وہ قانون اور اخلاق کی دھجیاں اڑا رہے ہیں۔ اس موقع پر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن آف فیصل آباد' حضرت مولانا خان عابد حسین' حضرت مولانا قاری محمد ایوب چنیوٹی' حضرت مولانا غلام مصطفیٰ اور دیگر بہت سے علمائے کرام بھی موجود تھے۔

حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی و حضرت مولانا عبدالستار حیدری کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈپٹی سیکرٹری حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی و حضرت مولانا عبدالستار حیدری نے بھکر' دریا خان' پنجگرائیں' لیہ اور چوبارہ کا تبلیغی دورہ کیا۔ ان ہر دو حضرات نے مختلف مساجد میں درس قرآن میں نزول عیسیٰ علیہ السلام اور حیات عیسیٰ علیہ السلام پر مدلل بیان کیا۔ اس کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کو واضح الفاظ میں بیان کیا۔

حضرت مولانا غلام مصطفیٰ کا تبلیغی دورہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر کے خطیب حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے سلانوالی اور سرگودھا کی مختلف مساجد میں اجتماعات سے خطاب کیا۔ جامع مسجد بلاک نمبر ایک سرگودھا میں قاری عبدالسمیع مرحوم کی تعزیت کی۔ بعد از نماز عصر مسجد میں خطاب کیا۔ جامع مسجد اشرفیہ ریلوے کالونی سرگودھا' جامع مسجد سبزی منڈی' جامع مسجد غلہ منڈی' جامع مسجد فاروق اعظم نیو سٹلائٹ ٹاؤن میں شہادت سیدنا فاروق اعظمؓ اور مسئلہ ختم نبوت حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام پر تفصیلی بیان کیا۔ جامع مسجد سلانوالی میں حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے ایک بہت بڑے اجماع سے خطاب کیا۔ جس میں قادیانی شبہات کے جوابات تفصیل سے بیان کئے۔ جامع مسجد مدنی' جامع مسجد بلال' جامع مسجد عمر' جامع مسجد غلہ منڈی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت تبلیغی سرگرمیاں اور اکابرین ختم نبوت کے فتنہ قادیانیت کے سلسلہ میں محنت اور کاوشوں کو اجاگر کیا اور قادیانیوں کے کفر' دجل' فریب اور جھوٹے پراپیگنڈے کو قادیانیوں کی شر انگیزیوں سے تعبیر کیا۔ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ نے کہا کہ شیزان کی مصنوعات اور تمام کفار عالم کی تمام مصنوعات کا ہر مسلمان کو مکمل طور پر بائیکاٹ کرتے ہوئے اپنے مظلوم مسلمان بھائیوں سے اظہار یکجہتی کرنا چاہیے۔

ادارہ

قافلہ آخرت

مولانا عبدالخالق کا قتل ناحق

ملتان کی قدیم دینی درسگاہ جامعہ عبیدیہ کے سابق مہتمم مولانا عبدالخالق ۱۱/محرم الحرام کو اشراق کے وقت بے دردی سے قتل کردیئے گئے۔ ان کے اہل خانہ سعودی عرب میں حج کے لئے گئے ہوئے تھے۔ اس لئے نماز جنازہ باغ لانگے خان ملتان میں ۱۳/محرم الحرام کو ادا کی گئی۔ حق تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین!

حاجی محمد اعظم کے قتل کا سانحہ

ملتان کے معروف تاجر تبلیغی جماعت کے مدرسہ صدیق اکبر کی شوریٰ کے رکن جناب حاجی جابر علی کے بھائی جناب حاجی محمد اعظم صاحبؒ ۱۳/محرم الحرام کی شام اپنی دکان پر دو ڈاکوؤں کی فائرنگ سے شہید ہوگئے۔ قاتل ڈاکو بھرے بازار میں دندناتے ہوئے فرار ہوگئے۔ حاجی محمد اعظم مرحوم کے سانحہ ارتحال کی خبر شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ بازار بند ہوگئے۔ اگلے دن ۱۴/محرم الحرام کو ان کی نماز جنازہ ڈاک خانہ کے وسیع گراؤنڈ میں پڑھی گئی۔ پورے شہر میں تمام مکاتب فکر اور تمام طبقہ حیات سے تعلق رکھنے والے حضرات نے شرکت کی۔ نماز جنازہ جامعہ خیرالمدارس ملتان کے مفتی اعظم یادگار اسلاف حضرت مولانا مفتی عبدالستار نے پڑھائی۔ حاجی محمد اعظم مرحوم اور جناب حاجی جابر علی صاحب کا روحانی تعلق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ سے ہے۔ حضرت خواجہ صاحب دامت برکاتہم اپنی علالت کے باعث تشریف نہ لا سکے۔ مگر آپ کے صاحبزادگان صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، صاحبزادہ مولانا خلیل احمد اور صاحبزادہ نجیب احمد نے جنازہ میں شرکت کی۔ ادارہ لولاک اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حاجی محمد اعظم مرحوم کے اس سانحہ کے غم میں ان کے خاندان سے اظہار تعزیت کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل سے نوازیں۔ خدا کرے ہمارے ملک میں امن قائم ہو۔ احترام آدمیت کی قانون پاسبانی کرسکے۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائیں کہ ان کے قاتل گرفتار ہوں اور اپنے انجام کو پہنچیں۔

ادارہ

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لئے دو کتابوں کا آنا ضروری ہے

نام کتاب : مسائل قربانی

مصنف : مولانا جمیل احمد بالاکوٹی

صفحات : ۲۴

قیمت : ۱۰ روپے

ملنے کا پتہ : جامعہ تعلیم القرآن شاہی مسجد سرائے عالمگیر ضلع جہلم

مولانا عبداللطیف بالاکوٹی کے جانشین مولانا جمیل احمد بالاکوٹی ایک فاضل متکلم تصنیف وتالیف سے والہانہ شغف رکھنے والے عالم دین ہیں۔ یہ رسالہ مختصر مگر قربانی کے مسائل پر جامع اور عام فہم ہے۔ امید ہے کہ ناظرین قدر دانی فرمائیں گے۔ عمدہ لکھائی چھپائی کا اہتمام کیا ہے۔ لیمینیشن کارڈ کور اور رنگین ٹائٹل سے مزین ہے۔

نام کتاب : ماں کی عظمت

مصنف : مولانا جمیل احمد بالاکوٹی

صفحات : ۱۵۸

قیمت : ۶۰ روپے

ناشر : جامعہ تعلیم القرآن شاہی مسجد سرائے عالمگیر' وبک کارنر مین بازار جہلم

مولانا جمیل احمد بالاکوٹی کی شاہکار تصنیف ''ماں کی عظمت'' کا زیر نظر پانچواں ایڈیشن ہے۔ حسن ظاہری وباطنی کا حسین گلدستہ یہ کتاب ہے۔ قرآن وسنت واقعات' بصائر وعبر' اشعار پر مشتمل یہ کتاب اس عنوان پر اہل ذوق کے لئے ایک بہترین اضافہ ہے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی اور حضرت مولانا فضل الرحیم اشرفی جیسے اکابر کی تقریضات کتاب کی ثقاہت کے لئے کافی ہیں۔

نام کتاب : اکابر علماء دیوبند کا عقیدہ حیات النبیؐ اور مولانا عطاء اللہ بندیالوی کے فریب وفراڈ

مصنف : مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر

قیمت : ۲۴ روپے

ملنے کا پتہ : حق چار یار اکیڈمی مدرسہ حیات النبیؐ محلہ حیات گجرات

حضرت مولانا حافظ عبدالحق خان بشیر برصغیر کے علماء کے سرخیل شیخ الحدیث حضرت مولانا سرفراز خان صفدر کے صاحبزادے اور شیخ الاسلام حضرت مدنی ؒ کے خلیفہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے علوم کے وارث ہیں۔ دو اکابر کی تعلیم وتربیت نے ان کو کندن بنادیا ہے۔ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں اس کا حق ادا کر دیتے ہیں۔ فریق ثانی کے دلائل کا تجزیہ کرتے ہوئے اسے تار تار کر دیتے ہیں۔ مولانا عطاء اللہ بندیالوی نے ایک رسالہ تحریر کیا اور اپنے عقیدہ وموقف انکار حیات النبی کو بیان کیا۔ مولانا عبدالحق بشیر نے اس رسالہ کے جواب کے درپے ہوئے تو یہ رسالہ تیار ہوگیا۔ خوب اور مضبوط گرفت ہے۔ مولانا عبدالحق خان چونکہ نسلاً سواتی پٹھان ہیں۔ اس لئے فریق ثانی کو جواب دینے میں بمباری سے کام لیتے ہیں جیسا کہ رسالہ کے نام سے ظاہر ہے۔ ویسے بھی انتہاپسندی کے جواب میں شدت وغلظت ایک فطری امر ہے۔ لیکن ’’واغلظ‘‘ تو صرف کفار کے لئے ہے۔ علمی معلومات اور اس عنوان پر واقعاتی مباحث قابل قدر وقابل فخر ہیں۔ فریقین علمی اختلاف کو باہمی احترام اور قوت استدلال سے بیان کریں تو انفع ہوگا۔ لیکن نقار خانے میں طوطی کی کون سنتا ہے۔ تاہم اس میں بھی پہل مولانا بندیالوی کی ہے۔ اس لئے مولانا عبدالحق خان معذور مانے جائیں گے۔

نام کتاب :	احتساب قادیانیت جلد ہشتم
مصنف :	حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ
رعایتی قیمت:	۱۲۵
ملنے کا پتہ :	عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

آج سے سالہا سال قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ردقادیانیت پر اکابر علمائے کرام کے رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنا شروع کیا تھا۔ اسی سلسلہ کی یہ آٹھویں جلد ہے جو برصغیر کے نامور عالم دین حاضر جوابی میں اپنی مثال آپ کے مصداق مناظر اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ معروف اہل حدیث رہنما کے ردقادیانیت پر رسائل کا مجموعہ ہے۔ اس جلد میں ۱۶ رسائل شامل ہیں۔ (باقی رسائل احتساب قادیانیت جلد نہم میں شائع ہوں گے۔ جو عنقریب شائع ہورہی ہے) زیرتبصرہ جلد ہشتم جن رسائل پر مشتمل ہے ان کے نام یہ ہیں:

۱...... الہامات مرزا۔۲...... ہفوات مرزا۔۳...... صحیفہ محبوبیہ۔۴...... فاتح قادیان۔۵...... آفتہ اللہ۔
۶...... فتح ربانی درمباحثہ قادیانی۔۷...... عقائد مرزا۔۸...... مرقع قادیانی۔۹...... چیستان مرزا۔۱۰...... زار قادیان۔
۱۱...... فسخ نکاح مرزائیاں۔۱۲...... نکاح مرزا۔۱۳...... تاریخ مرزا۔۱۴...... شاہ انگلستان اور مرزائے قادیان۔
۱۵...... لیکھرام اور مرزا۔۱۶...... ثنائی پاکٹ بک۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

احتساب قادیانیت جلد ہشتم!

آج سے سالہا سال قبل عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ردقادیانیت پر اکابر علمائے کرام کے رسائل کے مجموعہ جات کو شائع کرنا شروع کیا تھا۔ اسی سلسلہ کی یہ آٹھویں جلد ہے۔

برصغیر کے نامور عالم دین حاضر جوابی میں اپنی مثال آپ کے مصداق مناظر اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ معروف اہل حدیث رہنما کے ردقادیانیت پر رسائل کا مجموعہ ہے۔

اس جلد میں ۱۶ ارسائل شامل ہیں۔

(باقی رسائل احتساب قادیانیت جلد نہم میں شائع ہوں گے جو عنقریب شائع ہو رہی ہے)

جلد ہشتم جن رسائل پر مشتمل ہے۔ ان کے نام یہ ہیں:

۱......الہامات مرزا۔ ۲......ہفوات مرزا۔ ۳......صحیفہ محبوبیہ۔ ۴......فاتح قادیان۔ ۵......آفتہ اللہ۔
۶......فتح ربانی در مباحثہ قادیانی۔ ۷......عقائد مرزا۔ ۸......مرقع قادیانی۔ ۹......چیستان مرزا۔
۱۰......زار قادیان۔ ۱۱......فتح نکاح مرزائیاں۔ ۱۲......نکاح مرزا۔ ۱۳......تاریخ مرزا۔
۱۴......شاہ انگلستان اور مرزائے قادیان۔ ۱۵......لیکھرام اور مرزا۔ ۱۶......ثنائی پاکٹ بک۔

قیمت: ۲۰۰ روپے رعایتی قیمت: ۱۲۵ روپے علاوہ ڈاک خرچ

ملنے کا پتہ!

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122/583486 فیکس: 542277

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی شہادت پر منظوم تعزیت نامہ

شہادت کی دعاؤں نے اثر دکھلادیا اپنا
بالآخر راہ حق میں خون تک بکھرادیا اپنا

گزاری زندگی ختم نبوت کی حفاظت میں
اور اپنی جان دے کر بھی مشن پھیلادیا اپنا

جلے تو شان سے یا پھر گل کردیا جائے
ہوا کے رخ پہ کچھ یوں رکھ دیا جلتا دیا اپنا

نفاذ دین حق کی سربلندی جب نہیں دیکھی
تو فرط غم میں سر ہی آپ نے کٹوادیا اپنا

جہاں بھر کے گلوں میں گرچہ ہے پژمردگی چھائی
شہید ناز نے لیکن چمن مہکادیا اپنا

جو دین حق کے داعی ہیں کفن بردوش ہوجائیں
لہو کے دوش پر پیغام یہ کہلادیا اپنا

یہ سچ ہے جیتے جی امت نے پہچانا نہیں لیکن
جہاں سے جاتے جاتے مرتبہ بتلادیا اپنا

فقیہ وقت بحر علم شیخ ومرشد کامل
فراق حضرت اقدس نے دل دہلادیا اپنا

زمانہ محو حیرت تھا اس اخلاص وتواضع پر
کہ اک شاگرد کو بھی ہاتھ جب پکڑادیا اپنا

یہاں بھی خلق میں محبوب بن کر مرتبہ پایا
وہاں بھی پرچم مقبولیت لہرادیا اپنا

أنا خاتم النبيين لا نبي بعدي

4 اپریل 2003 جمعۃ المبارک بعد نماز عشاء

مقام قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان شہر

سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس

خواجہ خان محمد صاحب

عبدالمجید لدھیانوی

نفیس الحسینی شاہ صاحب

عزیز الرحمن

مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی

مولانا فضل الرحمن

قاضی حسین احمد

عبدالحق مجاہد

محمد عبدالستار

عبدالمجید ندیم

سمیع الحق

حسین احمد

شفیق الرحمن

ہدایت اللہ

عبدالماجد

عبدالغفور حقانی

محمد حنیف

خالد محمود ندیم

فضل الرحمن

محمد اشرف شاد

طارق محمود

محمد جمیل خان

محمد اسماعیل

خدا بخش

محمد کرم

سلطان محمود

بشیر احمد

ظفر اقبال

شعبہ نشر و اشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ 514122

Http://www.lolaak.clickhere2.net